اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ

قادیان

ماہنامہ مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 11 | نومبر 2015ء نبوت 1394 ہجری شمسی | جلد 34

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھنا چاہئے نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیّت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔‘‘ (ملفوظات جلد 5)

دہلی کے حالیہ دورہ کے دوران محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ اراکین مجلس دہلی کی ایک گروپ فوٹو

بک فیئر بنگلور، کرناٹک کے موقع پر خدام جماعتی اسٹال میں تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہوئے

ضلع بالیسور، اُڑیسہ میں ایک خادم پولیس آفیسر کو لیف لیٹ دیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ شورت، کشمیر کے ایک خادم مکرم راسخ برکت صاحب
مدارس یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے gold medal حاصل کرتے ہوئے

منگلور، کرناٹک کے خدام خدمت خلق کے کام میں مصروف

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کولگام، کشمیر میں منعقد بلڈ ڈونیشن کیمپ کا منظر

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد34 نبوت 1394 ہش نومبر 2015ء شمارہ11

نگران : رفیق احمد بیگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر:	عطاء المجیب لون
نائبین:	کے۔طارق احمد، مبشر احمد خادم، نیاز احمد نائیک
مینیجر:	طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت:	نصر من اللہ،سید عبد الہادی،نسیم احمد ڈار،تبریز احمد سولیجہ،مرید احمد ڈار،نیر احمد
کمپوزنگ:	سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج:	نیّر احمد
دفتری امور:	عبد الرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت:	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک: ۲۲۰ روپے بیرون ملک: ۱۵۰ امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: ۲۰ روپے

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی“

(حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

ضیا پاشیاں

☆	مضامین	صفحہ
☆	ضیا پاشیاں	2
☆	آیات القُرآن	3
☆	انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	4
☆	کلام الامام المہدی علیہ السلام	5
☆	پیرس میں ہونے والے حملے کی مذمت	6
☆	خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرمودہ موخہ 6 نومبر 2015ء	7
☆	نماز باجماعت کی اہمیت اور ہماری ذمّہ داریاں (آخری قسط)	12
☆	چرنی...........سے...........چراگاہوں تک مظلوم اور امام السائحین کی درد بھری مگر بامُراد کہانی (قسط 8)	19
☆	نظام قضاء کی اہمیت افادیت اور قاضیان کے فرائض (قسط 1)	24
☆	نماز باجماعت کا قیام اور اس کی اہمیت	28
☆	شورت، کشمیر کے خادم نے حاصل کیا اعزاز	33
☆	سالانہ رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت	35
☆	چندہ جلسہ سالانہ	39
☆	ضروری اعلانات	40

آیات القرآن

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۔ (طٰـہٰ:15)

یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔ (النور:57)

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۔ (البقرہ:239)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۔ (بنی اسرائیل:79)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمِ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَآئِكَتِهِ وَ هُوَ اَعْلَمُ: اُنْظُرُوْا فِيْ صَلَاةِ عَبْدِيْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا؟ فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَ اِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا۔ قَالَ: انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَاِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ: اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذَاكَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کل صلاۃ لا یتمها صاحبها تتم من تطوع)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہمارا ربّ عزّوجلّ فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔میرے بندے کی نماز کو دیکھو کہ کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا؟ پس اگر اس کی نماز مکمل ہو گی تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے؟ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو، پھر تمام اعمال کا اسی طرح مؤاخذہ کیا جائے گا۔‘‘

اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ ' يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا ' مَا تَقُوْلُ : ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ قَالُوْا: لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا' قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ' يَمْحُو اللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا'(بخاری ' کتاب مواقیت الصلوۃ ' باب الصلوات الخمس کفارۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی۔اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

''یاد رکھنا چاہئے نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیّت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ''فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ'' (الماعون: 6,5)

یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور اِستعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 403,402 مطبوعہ ربوہ)

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔''

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے پیرس میں ہونے والے حملے کی مذمت کی اور متاثرین کے لئے دعائیں کیں

(امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیرس میں ہونے والے دہشت گردانہ حملہ کی مورخہ 14 نومبر 2015ء کو مذمت کی۔ اس موقعہ پر شعبہ پریس اینڈ میڈیا انڈیا کی طرف سے موصولہ پریس ریلیز)

لندن سے بات کرتے ہوئے حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب نے فرمایا کہ:

''احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر کی جانب سے میں دل کی گہرائیوں سے پیرس میں ہونے والے سفاکانہ دہشت گردانہ حملہ پر فرانس کے لوگوں اور اس کی حکومت سے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور اس ظالمانہ حملے کی شدت کے ساتھ مذمت کرتا ہوں۔

میں دوبارہ اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر قسم کی دہشت گردی اور تشدد اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بالکل برعکس ہیں۔ قرآن مجید نے کہا ہے کہ کسی ایک معصوم جان کو قتل کرنا گویا تمام انسانیت کا قتل کرنا ہے۔ اس لحاظ سے اس طرح کی سفاکانہ کاروائی کو کسی بھی طرح سے جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے اور جو اس قسم کی گھنونی حرکتوں کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ محض اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم اس حادثہ کے متاثرین اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر عطا کرے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سانحہ کے قصورواروں کو جلد قانون کی گرفت میں لایا جائے۔''

(مرسلہ کے طارق احمد انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا)

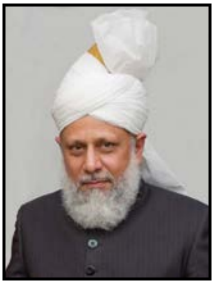

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 6/نومبر 2015ء بمقام جرمنی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا 81واں سال ختم ہوا 82واں سال شروع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے اس چیز کی قربانی کرو جو تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی بظاہر تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 06/نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ہر مؤمن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مؤمنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے اس چیز کی قربانی کرو جو تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی بظاہر تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہیں۔ مال تو ہمیشہ انسان کو پیارا رہا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سونا چاندی جانور جائیداد کھیت باغات یہ سب انسان کو بہت پیارے ہیں اور اس کے لئے انسان کے لئے فخر کا باعث ہیں یہ ان پر فخر کرتا ہے ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورت زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور مادیت اپنے عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے، اپنی خواہشات کو قربان کرو اپنی سہولتوں کو قربان کرو، عام دنیا دار کے لئے یہ عجیب سی بات ہے لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی

ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا ادراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت ﷺ سے فیض پانے والے تھے جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت اتری کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حضرت ابوطلحہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری سب سے پیاری جائیداد بیروحہ کا باغ ہے میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جو روشن ستارے تھے اور نیکیوں کے راستے متعین کرنیوالے تھے۔ پس ان صحابہ کی مثالیں دیتے ہوئے ہمیں اس زمانے کے امام نے بار بار توجہ دلائی۔ آپؑ نے اپنے متعدد ارشادات میں قرآن کریم کی تعلیمات اور احکامات کو کھول کر بیان کیا۔ نیکیوں کے حصول کا فہم وادراک دیا۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا۔ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مؤمن کو ملتی ہے۔

پھر ایک مجلس میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دنیا میں انسان مال سے بہت محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جو جماعت پیدا کی اس نے نہ صرف ان باتوں کو سن کر اس طرف یہ نہیں کیا کہ صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے خود بھی کئی جگہ کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا جماعت کے معیار قربانی کو دیکھتے ہوئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس

ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی جائیداد کوئی نہیں مگر ان کے لا انتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔ پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانے بھر میں کسی دوسرے میں نہیں۔

پس آپ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپ سے خوشنودی کی سند حاصل کی لیکن کیا یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا؟ یقیناً نہیں آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں مردوں میں سے بھی عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں، چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان مخلصین کی قربانیوں کے چند نمونے میں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مشکل سے بدن پر لباس ہوتا ہے لیکن اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔

یہ مثال ایک عورت کی ہے اور عورت بھی وہ جو نابینا ہے۔ سیرالیون سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت ہے یہاں ممبارو یہاں ایک نابینا عورت رہتی ہے جنہوں نے تحریک جدید کے چندے کا وعدہ دو ہزار لیون لکھوایا۔ چندہ کے حصول کے لئے جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگی کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی پہلے فکر ہو رہی تھی مگر نابینا ہونے کی وجہ سے میرا ذریعہ آمدنی اتنا نہیں کہ میں کوئی چندہ ادا کر سکتی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے میں ادا کروں گی۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہو گئیں۔ اسی دوران ایک اجنبی شخص گاؤں میں آیا تو اس آدمی کو کہنے لگیں کہ میرے پاس اس وقت ایک سر پر لینے والا کپڑا ہے وہ دو ہزار لیون میں تم خرید لو حالانکہ وہ کپڑا یہ کہتے ہیں کہ دس سے پندرہ ہزار لیون کا تھا۔ اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنا سستا کیوں بیچ رہی ہو۔ اس پر اس خاتون نے بتایا کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں ہے۔ اس اجنبی نے وہ کپڑا خرید لیا اور دو ہزار لیون نابینا عورت کو دے دیئے۔ شریف آدمی تھا اور بعد میں وہ کپڑا بھی واپس کر دیا اور کہا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔ تو افریقہ کے دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک اَن پڑھ نابینا خاتون کا یہ اخلاص ہے۔ یقیناً یہ اخلاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہے۔

راجستان انڈیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایک جماعت ہے یہاں بولا بھالی۔ وہاں ایک دوست نے جن کی عمر 65 سال کے قریب ہے اکثر بیمار رہتے ہیں اور کوئی آمد نہیں ہے ان کی۔ انہیں جب مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی کہ معمولی سی ٹوکن کے طور پر قربانی کر دیں کیونکہ یہ بھی مومنین کے لئے فرض ہے تو ایک ہزار پچاس روپے چندے کے ادا کر دیئے اور کہنے لگے کہ یہ رقم میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع کی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی رقم ہے۔ پھر اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایک اور مخلص کا واقعہ سنیں۔ یقیناً امراء کو یہ جھنجھوڑنے والا ہے۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک پرانے احمدی دوست کا نام چندہ دہندگان میں لکھا ہوا تھا۔ جب انہیں توجہ دلائی گئی تو اگلے روز مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے دیکھا ہے جس نے ایک ہفتے سے کھانا نہ کھایا ہو۔ کہتے ہیں میں ساری رات روتا رہا ہوں کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ میری آزمائش کر رہا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے معمولی سی رقم تحریک جدید کی مد میں ادا کی۔ اس پر یہ جو لینے والے صاحب گئے تھے کہتے ہیں خاکسار نے ان کو کچھ رقم مدد کے طور پر دی تو انہوں نے دس فرانک سیفہ اسی وقت واپس کر دیا اور کہا کہ ابھی میرا چندہ عام بقایا ہے۔ آپ اس رقم میں سے میرا چندہ کا بقایا کاٹ لیں۔ تو

یہ ہے اخلاص و وفا جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بدن پر کپڑے نہیں لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

پھر نائب وکیل المال ہیں قادیان سے تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کوڈیا تھور میں خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت بیان کی گئی اور حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر والہانہ لبیک کرنے والے مخلصین کی بعض قربانیوں کا ذکر کیا گیا۔ اس پر وہاں کی جماعت کی صدر لجنہ اماء اللہ نے اپنے سونے کا ایک وزنی کنگن اتار کر تحریک جدید میں پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین کی خاطر اپنا پسندیدہ زیور قربان کرنا یہ آج صرف احمدی خواتین کا ہی خاصہ ہے۔ جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہناؤ میں تحریک جدید کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ سیمینار ختم ہوتے ہی ایک دوست اپنی بیگم کا زیور لے کر دفتر تحریک جدید آ گئے۔ ان کی اہلیہ نے اپنی شادی کا زیور تحریک جدید میں دے دیا۔

لاہور کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کا تحریک جدید کا وعدہ معیاری تھا لیکن پھر بھی جب انہیں ٹارگٹ پورا کرنے کے حوالے سے مزید دینے کی درخواست کی تو فوراً زیورات کا ایک ڈبہ لے آئیں اس میں سے وزنی کڑے نکالے اور تحریک جدید میں پیش کئے۔ اب دیکھیں ایک عورت ہندوستان کے جنوب میں رہتی ہے۔ مختلف قبیلے مختلف لوگ مختلف قوم زبان مختلف ایک پنجاب پاکستان میں اور تیسری جرمنی میں رہتی ہے لیکن قربانی کرنے کی روح اور سوچ ایک ہے۔ یہ اکائی ہے یہ قربانی کے معیار ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت میں پیدا فرمائے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نومبائعین مالی قربانی میں بھی اب بہت بڑھ رہے ہیں آگے اللہ کے فضل سے۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں پر جس طرح فضل فرماتا ہے اور جس طرح قربانی کو پھل لگتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان میں اور اخلاص میں مزید ترقی ہوتی ہے اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

نائب وکیل المال قادیان سے تحریر کرتے ہیں کہ کیرالہ کی ایک جماعت پتھہ پیریم کے ایک دوست نے فون پر بتایا کہ حضور نے گزشتہ سال اور افریقہ کے خطبہ میں جو مثالیں دی تھیں، مخلصین کا ذکر کیا تھا جنہوں نے غربت کے باوجود چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہم تو پھر بھی صاحب استطاعت ہیں اس لئے میرا چندہ تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ روپے بہت کم ہے اسے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے کر دیں۔ کچھ عرصہ بعد اپنا چندہ مکمل ادا کر دیا اور کہنے لگے کہ تحریک جدید کے وعدے میں اضافہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں بے انتہا برکت ڈالی اور اب میرے پاس اس قدر کام ہے کہ سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔ پھر انسپکٹر تحریک جدید ہیں ابراہیم صاحب کرناٹک میں وہ کہتے ہیں کہ جماعت گلبرگہ کے ایک خادم نے حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد تہتر ہزار چھ سو روپے تحریک جدید کے چندے میں لکھوائی لیکن ادائیگی کے وقت موصوف نے غیر معمولی اضافے کے ساتھ ایک لاکھ پانچ سو گیارہ روپے کی ادائیگی کی۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص کے ذمہ ان کی ایک بڑی رقم قابل ادا تھی۔ موصوف اس رقم کی واپسی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے لیکن ایک دن وہ شخص غیر متوقع طور پر آیا اور معذرت کرتے ہوئے ساری رقم ادا کر دی۔ مالی قربانی سے اللہ تعالیٰ ایمان میں کس طرح مضبوطی پیدا فرماتا ہے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر اس کے نظارے نظر آتے ہیں۔

ازبکستان کے ایک نومبائع دوست ہیں وہاں کے۔ واحد ووچ صاحب وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بیعت کی ہے اور چندہ دینا شروع کیا ہے میری آمدنی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے تیرہ سال میں مجھے اتنی آمدنی نہیں ہوئی جتنی اس سال میں ہوئی ہے اور اب مجھے اس بات کا کامل یقین ہو گیا ہے

کہ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہی برکت ہے۔ نئے آنے والے بھی اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں عرب ملک کے ایک دوست ہیں جنہوں نے نومبر 2011ء میں بیعت کی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی اہلیہ بھی پہلے احمدی نہیں تھیں وہ بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئی ہیں اور اس سال دونوں میاں بیوی نے قریباً چودہ ہزار پاؤنڈ تحریک جدید میں ادائیگی کی ہے چندے کی جوان مقامی جماعت میں سے کسی بھی فیملی کی طرف سے کی جانے والی سب سے زیادہ بڑی قربانی ہے۔ مالی قربانی کے مردوں عورتوں اور بچوں کے بیشمار واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس زمانے میں دنیا کی ترجیحات دنیاوی لذات اور سہولت کی طرف ہیں لیکن احمدی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔ یوگنڈا سے گانگا ریجن کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم نے جماعت بوسو کے ایک ممبر کو تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی انہوں نے اسی وقت ایک بیچاروں کے پاس اور کچھ نہیں تھا ایک مرغا گھر میں تھا اس کی قیمت ان کے وعدے کے برابر پیش کردی۔

امریکہ کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک گیارہ سال کا بچہ ایک ویڈیو گیم خریدنے کے لئے پیسے جمع کر رہا تھا۔ جب تحریک جدید کے چندے کی تحریک کی گئی تو اس نے ویڈیو گیم خریدنے کے لئے جو ایک سو ڈالر جمع کئے ہوئے تھے وہ چندے میں ادا کر دیئے۔ اس طرح اس بچے نے دین کو دنیا پر ترجیح دینے کا وعدہ ایفاء کر کے دکھایا۔ یوگنڈا سے اگانگا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن کی ایک جماعت ناچیرے کے ایک طفل نے نماز سیکھی اور اب وہاں اپنی جماعت میں نماز پڑھاتا ہے اور جمعہ بھی پڑھاتا ہے۔ امیر صاحب نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے کچھ انعام دیا تو اس نے وہ یہ پیسے تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔ اس طفل کو دیکھ کر اس جماعت کے دوسرے اطفال میں بھی چندہ دینے کا شوق پیدا ہوا۔

پس دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعودؑ کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ اس وقت میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں مختصراً۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا اکیاسیواں سال ختم ہوا 31/اکتوبر کو اور بیاسیواں سال شروع ہوگیا اس میں داخل ہو گئے ہیں اور جو رپورٹس آئی ہیں اب تک اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں کل وصولی بانوے لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت سات لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک کی پوزیشن پیش فرمائی اسکے مطابق پاکستان نمبر اول ہے اس کے بعد ابتدائی دس پوزیشن کے ممالک علی الترتیب اس طرح ہیں جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینڈا، آسٹریلیا، بھارت، مڈل ایسٹ، انڈونیشیا، میڈل ایسٹ کی اور جماعت، پھر غانہ۔ اسکے بعد حضور انور نے ان ممالک کی جماعتوں اور اضلاع کی تفصیلات پیش کرنے کے بعد فرمایا انڈیا کی دس جماعتیں ہیں کیرولائی، حیدرآباد، کالی کٹ، قادیان پتھہ پیریم، کینانور ٹاؤن، اور پنگاڈی، کلکتہ، بنگلور، کرناٹک، سورو، تامل ناڈو اور قربانی کے لحاظ سے انڈیا کے دس صوبہ جات جو ہیں وہ کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک آندھرا پردیش، جموں کشمیر، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی، مہاراشٹر۔

اللہ تعالیٰ ان تمام شاملین کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔

☆☆☆

نماز باجماعت کی اہمیت اور ہماری ذمّہ داریاں

قسط 2 آخری

(از ایچ ۔شمس الدّین انچارج ملیالم ڈیسک ۔نظارت نشرواشاعت قادیان)

آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب زیادہ خوشی اورغم کا اظہار: آنحضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب زیادہ خوشی اور غمی کا اظہار بھی نماز ہی کے مضمون سے بندھا ہوا ہے:

رحمۃ للعالمین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک جنگ کے موقع پر چیونٹیوں کے بِل پر آگ دیکھ کر افسوس سے فرمایا کس نے یہاں آگ لگائی ہے؟ نیز فرمایا لا یعذب بالنار إلا رب النار سوائے رب النّار یعنی اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو آگ سے عذاب دینے کا حق نہیں ہے۔یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وسیع رحمت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ چیونٹیوں کو بھی آگ کا عذاب دے۔

یہی رحمۃ للعالمینؐ جب ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو نماز سے غافل گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔اور مسجد میں نہیں جاتے تو فرمایا: خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں ۔پھر نماز پڑھانے کے لئے ایک آدمی کو حکم دوں اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو با جماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں۔گو یا چیونٹیوں کو جلتے دیکھ کر جس کا دل درد سے چور ہو رہا تھا اُسی رحمت مجسمؐ نے مسجد سے منہ موڑنے والوں کو چیونٹی کی حیثیت دینا بھی گوارا نہیں فرمایا۔

اس سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے دل میں نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی برتنے والوں کے متعلق کس قدر درد تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے گویا وہ زندہ جلا دینے کے قابل ہیں یا وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنا رہے ہیں۔

تبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: من ترك صلوٰة متعمدًا فهو كافر یعنی جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے وہ اسی وقت کافروں میں شمار ہو جاتا ہے۔اور کافر کے متلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہیکہ

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ النَّارِ (غافر 7)

یعنی اوراسی طرح تیرے ربّ کا ہ فرمان،ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے کفر کیا،ضرور پورا اُترتا ہے کہ وہ آگ میں پڑنے والے ہیں (7)

نیز فرمایا اہل جہنّم سے پوچھا جائے گا کہ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ۔ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (المدثر 43-44) تمہیں کس چیز نے جہنّم میں داخل کیا ۔ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی کا اظہار بھی ہمیں نماز ہی کے حوالہ سے مل رہا ہے۔

ایک اورروایت میں آتا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آخری دیدار میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مسجد میں اس طرح کیا کہ حضورؐ بیمار تھے اور نماز نہیں پڑھا سکتے تھے۔حضورؐ نے پردہ اٹھایا اور نمازیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔اس محبت سے دیکھا چہرے پر ایسی بشاشت پیدا ہوئی وہ فرماتی ہیں کہ چاندنی رات تھی میں کبھی چاند کو دیکھتی تھی تو کبھی محمد مصطفیؐ کے چہرے کو دیکھتی تھی اور خدا کی قسم محمد مصطفیؐ کا چہرہ چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت اور حسین نظر آ رہا تھا۔

اور نماز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس قدر محبوب تھی کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا: قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اب سوال یہ ہیکہ کیا ہمیں اس شفیع و مطاع رسول ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننا ہے یا آپ ﷺ کی ناراضگی کا موجب یعنی آگ کا ایندھن بنناہے؟

صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ: اس حقیقت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

ایک دن حضرت عمرؓ کو زخم لگا اسی رات کی صبح کو لوگوں نے آپ کو فجر کے لئے جگایا تو بولے ہاں! جو شخص نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔ چنانچہ اسی حالت میں کہ زخم سے مسلسل خون جاری تھا نماز پڑھی۔ (بخاری کتاب صلوٰۃ الخوف)

مرد تو مرد عورتیں بھی نماز کی حقیقت جانتی تھیں۔ اور آنحضور ﷺ کے زمانے میں صحابیات بھی نماز کے لئے مساجد میں جایا کرتی تھیں۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ: آخری زمانے کے متعلق پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہیکہ اسلام فقط نام کا رہ جائے گا اور عالی شان مساجد تعلق باللہ سے بے نصیب ہونگی۔ قرآن کریم نے یہاں تک کہا ہیکہ **وَمَا یُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ** (یوسف 107) اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس طرح کہ وہ شرک کر رہے ہوتے ہیں ۔

ایسے دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم ﷺ کے کامل غلام حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کی آمد کے متعلق خود آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہیکہ : یحی الدّین و یقیم الشریعة یعنی وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اور آپؑ نے اس اہم فریضہ کو ایسے احسن طریق پر کر کے دکھایا کہ اسلام کا ہر شعبہ، خصوصاً عبادات میں پھر سے جان بھر دی۔

آپؑ فرماتے ہیں:

وأرسلني ربي لكفئِ سيولهم وغيضِ مياهٍ قد علَتْ مِن تدفّقِ
وإني من المَوْلى وعُلِّمتُ سبْلَهُ وأُعطيتُ حِكمًا مِن خبير مُوفِّقِ
فنجّيتُ مِن بِدَعِ الزمان وفِتنِه أناسا أطاعوني وزادوا تعلّقي

ترجمہ: اور میرے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا میں اسلام کی طرف سے ان کے سیلاب کو ہٹا دوں اور تا میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اور حکیم توفیق دہندہ سے مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں۔ پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں سے ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرا تعلق زیادہ کیا۔ (حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد 12 ص 233)

تربیت یافتہ جماعت: ”تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 48)

آپ کے ذریعہ تربیت یافتہ جماعت کی یہ حالت ہوگئی کہ آپؑ فرماتے ہیں:

”...آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعود کی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کی صفت فرمائی کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا اور دو مشابہت اُس کے وجود میں ہوں گی.. اِس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اِس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے... بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے.. اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ

صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو وَآخَرِينَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔!!!''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 308/309)

نماز باجماعت کی حکمت: آپؑ نے نماز کی باجماعت ادائیگی کی حکمت بھی ہمارے سامنے واضح کر کے پیش فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہو اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور ہر سال کے بعد عید گاہ میں جمع ہو اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(ملفوظات جلد ۸، صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور نماز باجماعت کی پابندی: حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی نماز باجماعت کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ کی سوانح میں لکھا ہے کہ ''قادیان میں آپ کو دیکھا گیا ہے کہ سوائے سخت مجبوری کے ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ پہلی صف میں امام کے قریب بیٹھا کرتے اور اس قدر باقاعدگی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتے کہ اگر کسی نماز میں بوجہ مجبوری نہ آ سکتے تو تمام دوست پوچھنے لگتے کہ آج منشی صاحب نہیں آئے۔ کیا وجہ ہے؟

(اصحاب احمد جلد 1 ص 117,116)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب، ایک نماز باجماعت چھوٹ جانے کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ میرے پر رحم کرے اور مجھ کو مقیم الصلوٰۃ اور چست بنائے۔

(اصحاب احمد جلد 2 ص 519)

حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں:

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور غالباً بلوغ سے اوّل عالم طفولیت میں ہی نماز اور دعاؤں سے مجھ کو ایک دلچسپی جس کو ٹھرک کہتے ہیں بفضل خدا میری طبیعت میں ایسے رچ گئی ہے کہ میں اس کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ (سوانح حضرت ڈاکٹر عبدالسّتار شاہ صاحبؓ ص 37)

وہ منافق، خونی اور قاتل ہیں: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

'' بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور وہ قابل علاج نہیں ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۶۵۳)

بلا عذر نماز باجماعت چھوڑنے والا تارک الصلوٰۃ ہے: ایک اور موقع پر آپؓ نے فرمایا:

''آج نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔۔۔ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا

شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمانوں کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔'' (تفسیر کبیر جلد 1 ص 105/106)

نماز کا تارک لَآ اِلٰہَ اِلاَّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دعویٰ میں سچا نہیں: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

'' قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلَا تِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۔ انسان جب اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو آخرت پر ایمان لے آتا ہے اور جزاوسزا کے اعتقاد کے بعد ضرور ہے کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے (جس کے ساتھ ملائکہ وکتب کا ایمان بھی آ گیا) اور پھر مومن نماز کا پابند ہو جاتا ہے۔

پس جو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کا دعویٰ کرے بایں ہمہ نماز کا تارک رہے اور قرآن شریف کی اتباع میں سستی کرے حقیقت میں لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دعویٰ میں سچا نہیں جیسا کہ آیت (یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ) ظاہر کرتی ہے کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ کا تذکرہ اس کلمہ میں موجود ہے۔''
(خطبات نور جلد 2 صفحہ 129)

آنحضور ﷺ کی دردمندانہ دعا: حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ؒ فرماتے ہیں:

'' جنگ بدر کے موقع پر یہی تو واسطہ دیا تھا آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کو کہ اے خدا! یہ تھوڑی سی جماعت میں نے تیار کی تھی تیری عبادت کرنے والوں کی۔ میری ساری محنتوں کا پھل ہے یہ اور تو کہتا ہے کہ کائنات کا پھل ہے یہ، اگر آج یہ لوگ مارے گئے تو پھر تیری عبادت کرنے والا دنیا میں کبھی کوئی پیدا نہیں ہوگا۔ **اس قسم کے عبادت کرنے والے آپ بن جائیں تو اللہ کے اس پاک رسول ﷺ کی دعائیں آپ کو بھی پہنچ رہی ہوں گی۔ وہ خدا کا رسول ﷺ آج بھی اس لحاظ سے زندہ ہے آج بھی وہ دعا آپ کے حق میں خدا کو یہ واسطہ دے گی کہ اے خدا اگر یہ عبادت گزار بندے تیرے ہلاک ہوگئے یا ناکام مرگئے تو پھر کبھی تیری دنیا میں عبادت نہیں کی جائے گی۔ کیسے ممکن ہے پھر کہ آپ کو وہ فتح اور ظفر کا دن نصیب نہ ہو۔''** (خطبہ جمعہ 08/11/1985)

نماز باجماعت زندہ خلافت کی علامت ہے: اسلام کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ؓ کی شہادت تاریخ اسلام کا ایک کرب ناک باب ہے۔ آپ ؓ نے اپنے قاتلین کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ:

'' اگر تم مجھے قتل کرو گے تو بخدا میرے بعد تم میں اتحاد قائم نہیں ہوگا اور کبھی متحد اور مجتمع ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اور نہ میرے بعد تم کبھی متحد ہو کر دشمن سے جنگ کر سکو گے۔ (تاریخ الطبری ذکر الخبر عن عثمان ؓ)

تاریخ گواہ ہے کہ چشم فلک نے آپ ؓ کے یہ الفاظ من وعن پورے ہوتے دیکھے، نہ صرف خلافتِ اسلامیہ بلکہ وسیع وعریض سلطنت اسلامیہ بھی انتشار کا شکار ہوگئی اور وحدتِ ملت اسلامی پارہ پارہ ہوگئی یہاں تک کہ عبادت اسلامی کا مغز یعنی نماز ہی کے متعلق ایسی ایسی توجیہات گھڑ لی گئیں کہ ہر ایک فرقہ کی نماز کا تصوّر دوسرے فرقہ سے یکسر مختلف ہوگیا۔ نماز کی معمولی معمولی متعلقات یعنی رفع یدین، رفع سبابہ اور آمین بالجہر وغیرہ میں آپسی اختلافات نے اس قدر بھیانک تفرقہ کی صورت پیدا کردی کہ آپس میں قتل تک کے فتوے جاری کرنے سے گریز نہیں کیا گیا۔ الغرض وہ نماز جو کہ ایک زمانے میں وحدت ملت اسلامی کی جیتی جاگتی تصویر پیش کر رہی ہوتی تھی وہی نماز اب خلافت سے محرومی کی وجہ سے تفرقہ اور انتشار کا منہ بولتا ثبوت بہم پہنچانے لگی۔ اس سے صاف ظاہر ہیکہ صحیح معنوں میں نماز

باجماعت کی ادائیگی ہی حقیقی اور زندہ خلافت کی علامت ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النور آیت 56`57 کی تفسیر کے تحت تحریر فرماتے ہیں:۔

''خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْن۔ یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو... اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔''

(تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 368)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکماً عدلاً کی جماعت میں شامل ہونے اور **خلافت علیٰ منہاج النّبوہ** کی مضبوط رسّی میں بندھ جانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ کے فضل سے آج دنیا میں احمدی ہی زندہ اور حقیقی خلافت کے علم بردار ہیں۔ اگر ہم اس اہم فریضہ کی یعنی نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی برتیں گے تو لازماً ہم بھی خلافت کی عظیم الشان نعمت سے محروم ہوجائیں گے۔ تبھی تو ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باجماعت نماز کی ادائیگی اور مساجد کو آباد کرنے کی طرف بار بار ہمیں نصیحت فرمارہے ہیں۔

مساجد کو آباد کرنے والے: قرآن کریم کی جو آیت کی خاکسار نے شروع میں پیش کی ہے اسکا ترجمہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ؒ نے کچھ اس طرح سے کیا ہے کہ:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللهَ فَعَسَى أُولٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (التوبة 18)

مسجدوں کو آباد کرنے کا دعویٰ تو غلط بات ہے لیکن فی الحقیقت صرف وہی لوگ مسجدوں کو آباد کرتے ہیں جو اللہ پر کامل ایمان لاتے ہیں، یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں، نماز کو اس کے تمام فرائض اور شرطوں کے ساتھ قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور سوائے خدا کے کسی اور سے نہیں ڈرتے یہی لوگ ہیں اور صرف یہی ہیں جو اس بات کے حق دار ہیں اور قریب ہے کہ ان کو ہدایت دی جائے۔

(تقریر بعنوان قیام نماز برموقع جلسہ سالانہ ربوہ 1976)

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''تمہاری فلاح اور ترقی خدا کے ساتھ تعلق میں ہے اور اس کا بہترین ذریعہ وقت پر نمازوں کی ادائیگی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک نیکی کو قائم کرنے والا اور برائی کو رڈ کرنے والا اور نمازوں کو قائم کرنے والا بن جائے تو سمجھ لیں کہ آپ کامیاب ہو گئے۔''

(الفضل ۳۰/اگست ۲۰۰۳ء)

ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 ستمبر 2015 کے خطبہ جمعہ میں نماز باجماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تڑپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی اپنے دعوے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ نمازوں کی طرف آؤ باجماعت نمازیں پڑھو۔ مسجدیں آباد کرو۔'' (خطبہ جمعہ 18/09/15)

خدا کا رسول تمہیں بلا رہا ہے: قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہیکہ رسول خدا کا بلانا زندگی عطا کرنے کیلئے ہے۔ (سورۃ الانفال 25) لہٰذا اس کو معمولی پکار نہ سمجھو۔ (سورۃ النّور 64)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ؒ کے ایک ولولہ انگیز خطاب میں سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے:۔ آپؒ فرماتے ہیں:

جنگ حنین کے وقت ایک دفعہ وقتی طور پر صحابہؓ کے پاؤں اکھڑ گئے اور محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قریباً تنہا رہ گئے ایک دو صحابیؓ پاس تھے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ ان کو آواز دو کہ اے انصار اور اے مہاجرین! خدا کا رسول تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ جب یہ آواز ان کے کانوں میں پڑی تو صحابہؓ یہ کہتے ہیں کہ ہماری منہ زور اونٹنیاں یا منہ زور گھوڑے جو مڑتے نہیں تھے جب ہم ان کو موڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکے تو ان کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور چھلانگیں مار کے دوڑتے ہوئے محمد مصطفیٰؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

پس اے مسیح موعودؑ کی قوم! اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! آج میں آپ کو یہ آواز پہنچا رہا ہوں قرآن اور خدا کے رسول کی کہ خدا کا رسول تمہیں عبادت کے لئے بلا رہا ہے، اگر تمہاری نفسانی خواہشات کی اونٹنیاں اور تمناؤں کی سواریاں تمہارے قابو میں نہیں رہیں، اگر ان کی گردنیں خمیدہ نہیں ہوتیں مڑتی نہیں اس طرف تو کاٹ دیجئے یہ گردنیں، اپنی خواہشات پر چھری پھیر دیجئے دوڑتے ہوئے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے مسجدوں کو آباد کیجئے کہ انہیں سے احمدیت کی آبادی ہے، انہیں سے آپ کے گھروں کی آبادی ہے، انہیں سے عاقبت میں آپ پر رحمت کا سایہ ہوگا اس کے سوا کوئی فضل کا دروازہ نہیں ہے۔ یہی عبادت کی راہ ہے جو نعمتوں کے عظیم الشان شاہراہ پر آپ کو ہمیشہ کے لئے جاری کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ (آمین) (تقریر بعنوان قیام نماز برموقع جلسہ سالانہ ربوہ 1976)

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے
فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

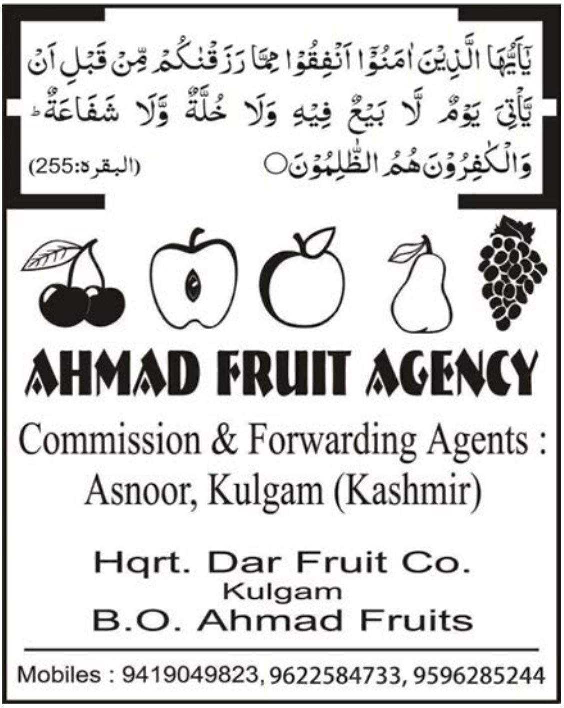

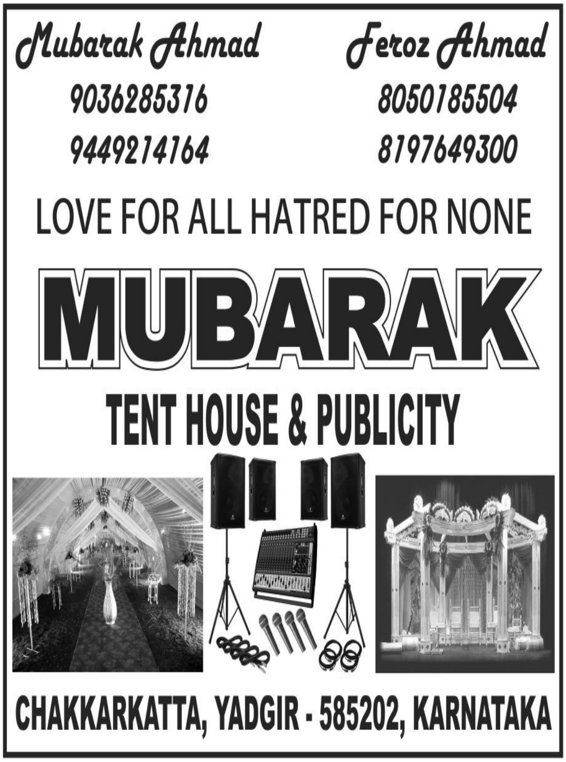

EXIDE care
EXIDE Loves Cars & Bikes
Authorised
EXIDE Care Dealer : AUTO SERVICE
UNINTERRUPTED
POWER BACK-UP
ADVANTAGE
INDIA MOVES ON EXIDE
EXIDE XPRESS
EXIDE
EXIDE
EXIDE InvaPlus
EXIDE INVASMART
EXTRA LIFE
Inverter Battery
36 Month Warranty
Estd. 1946
MUJEEB AHMED
AUTO SERVICE
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani,
Siddiamber Bazar, Hyderabad-12.
: 040-2460 0423, 2465 6593
Cell : 9440996396

چرنی............سے............چراگاہوں تک

مظلوم اور امام السائحین کی درد بھری مگر بامُراد کہانی

قسط 8

(مکرم غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ)

تذکرہ اولیاء کشمیر ::

تذکرہ اولیائے کشمیر کے مؤلف پیرزادہ عبدالخالق طاہری ہیں ۔ یہ کتاب شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب مدینہ چوک گاؤ کدل سرینگر نے ۲۰۰۳ کوشائع کی ہے۔اس کتاب میں اولیاء کشمیر کا ذکر خیر ہے۔ حضرت سید نصیر الدین خانیاری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ہی مؤلف صاحب لکھتے ہیں :

''حضرت سید نصیر الدین علیہ الرحمہ کے مقبرے کے جوار میں ایک اور متبرک قبر کی لوح مزار مل گئی ہے۔اس صاحب قبر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک پیغمبر تھے جو قدیم زمانے میں یہاں مبعوث کئے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جگہ آج بھی ''مقام پیغمبر'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ باتیں سینہ بسینہ چلی آئی ہیں ورنہ اس میں کوئی معتبر سند یا روایت موجود نہیں ہے۔

اس عجیب قصے کے متعلق واقعات کشمیر کے مصنف خواجہ اعظم علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ میں نے تواریخ کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں پڑھ لیا ہے کہ وہ پیغمبر ایک شاہزادہ تھا۔اس کتاب میں دور دراز قضیہ اور طویل مباحث کے بعد ایک دلچسپ حکایت بھی لکھی گئی ہے وہ یہ کہ ایک ملک زادہ زہد وتقویٰ کی راہ سے نہایت نیک اور پاک بن چکا تھا۔اس نے زبردست عبادت و ریاضت کی تھی اور اس طرح خود کو اہل اللہ کے زمرے میں شامل کر دیا تھا۔ بعد میں وہ مقدس عزیز اہل کشمیر میں خدا کی طرف سے رسول مقرر کر کے مبعوث کیا گیا تھا۔خدا کے حکم سے وہ کشمیر میں آیا تھا۔اور لوگوں کو دعوت الی الحق دینے میں مشغول ہو گئے تھے۔ایک مدت تک تبلیغ کرنے کے بعد جب اُن کی وفات ہوئی تھی تو وہ خانیار میں انزیمر کے مقام پر دفن کئے گئے تھے۔

اس تاریخ کی کتاب میں پیغمبر کا نام ''یوز آصف'' لکھا ہوا تھا۔اور وہ انزیمر خانیار میں مدفون ہیں۔ اکثر اہل کمال بزرگ علی الخصوص راقم الحروف کے مرشد پاک اور حضرت ملّا عنایت اللہ شال علیہما الرحمہ فرماتے ہیں کہ زیارت کے وقت اس تربت اور مکان سے بکثرت فیوض وبرکات (بلکہ نبوت کی خوشبو) ظاہر ہو جاتی ہے۔والعلم عند اللہ۔

آگے مؤلف لکھتے ہیں :

یہ تھی اس خیالی پیغمبر کے متعلق خواجہ اعظم علیہ الرحمہ کی دلیل اور اب ہم ''تاریخ حسن سے عبارت نقل کریں گے۔

''لیکن مصنف وقائع کشمیر جو سلطان زین العابدین کے وقت میں تھا یوں روایت کرتا ہے کہ سلطان نے سید عبداللہ بیہقی علیہ الرحمہ کو بے شمار نفیس چیزیں اور تحفے دیکر بادشاہ مصر کے پاس دوستی اور محبت کے رشتے کو محکم کرنے کی غرض سے بطور سفیر کے بھیجا۔بادشاہ مصر نے اپنی طرف سے ''یوز اسپ'' نام کا ایک شخص سلطان کے پاس سفیر مصر مقرر کر کے کشمیر روانہ کر دیا تھا۔ جب وہ سفیر یہاں پہنچا اور سلطان کے ساتھ دوستانہ تعلق کو درستی کے ساتھ قائم کیا اور اسے مضبوط بنا دیا تو سفارت

کے کام انجام دے کر مصر واپس چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد نصیر الدین بیہقی کے ساتھ واپس آئے۔''

مؤلف اس سے آگے لکھتے ہیں :

''یوز اسپ'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اولاد میں سے تھے اور متقی ہونے کی وجہ سے ظاہری و باطنی کمالات میں یکتائے زمانہ تھے۔ اس نے سید نصیر الدین علیہ الرحمہ کے ساتھ رہ کر دوستی اور ہم نشینی میں اپنی عمر کشمیر میں گذاری تھی۔ مگر مصنف وقائع کشمیر نے اُن کے مدفن کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ ان کی وفات اور دفنانے کے بارہ میں کوئی اشارہ بھی نہیں دیا ہے۔ میرے والد مکرم (مؤرخ حسن کے) عبدالرشید شیوا فرماتے تھے کہ میں طالب علمی کے دنوں میں اپنے استاد مُلّا عبداللہ کے ساتھ سلیمان پہاڑی جسے تخت سلیمان یا شنکر آچاریہ بھی کہتے ہیں، پر گیا تھا۔ وہاں مندر کی دیوار کے پتھر پر لکھا ہوا دیکھا کہ ''یوز اسپ اس وقت ایک جوان مصر سے آیا ہوا ہے جو یہاں کشمیر میں پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ ۵۴ء کشمیری ہے۔'' کچھ مدت کے بعد جب لاہور کے سِکھ کشمیر پر قابض ہو گئے تھے تو مخالفوں نے ذاتی تعصب کی بنا پر اس پتھر کی وہ عبارت مٹا ڈالی۔ چنانچہ اس عبارت کے حرفوں کے نشان پتھر پر ابھی تک موجود ہیں، جو آج بھی نمایاں پڑھے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد مؤرخ حسن لکھتے ہیں کہ اِن پسندیدہ ورقوں کا لکھنے والا (غلام حسن) کہتا ہوں کہ ۵۴ء میں سلطان زین العابدین نے اس مندر کی مرمت کرائی تھی اور اس کی چھت کے پائے پتھر کے چار ستون بنائے تھے لہٰذا یہ بھی ممکن ہے کہ دیوار پر جو عبارت پتھر پر کھدی ہوئی تھی اسی وقت میں کھدی گئی تھی لہٰذا یہ بات تو وقائع کشمیر کے مصنف کی تحریر کو تقویت بخشتی ہے۔ ادھر کشمیر کے شیعہ کہتے ہیں کہ یوز اسپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اولاد میں سے تھے اِسی بناء پر اہل تشیع یہاں زیارت کیلئے آیا کرتے ہیں اور وہ لوگ یوز اسپ کے متعلق لمبے چوڑے قصے کہتے ہیں۔ یہ ہے ہمارے مؤرخوں کا بیان باقی خدا بہتر جانتا ہے۔'' (تذکرہ اولیاء کشمیر تالیف پیرزادہ عبدالخالق طاہری صفحہ ۱۷۳ سے ۱۷۷، شائع کردہ شیخ محمد عثمان اینڈ سنز ۲۰۰۳ء)

یہی صاحب اپنی دوسری تصنیف تاریخ بزرگان کشمیر صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷ پر رقمطراز ہیں :

حضرت سیّد نصیر الدّین خانیاریؒ ::

آنجناب علیہ الرّحمہ بھی حضرات سادات میں سے ایک عظیم الشان بزرگ تھے اور مستورین کے زمرے میں شامل تھے۔ مگر ایک تقریب پر ظہور فرمایا تھا۔ آنجنابؒ کا مقبرہ سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے جو مہبط فیوض وانوار ہے۔ ان کے مقبرے کے جوار میں ایک اور قبر کی پتھر مل گئی ہے جس کے متعلق عوام النّاس میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ ایک پیغمبر کی قبر ہے جو یہاں قدیم زمانے میں موجود تھے اور جو خاص کشمیر میں مبعوث کئے گئے تھے۔ اسی لئے وہ جگہ آج بھی ''مقام پیغمبر'' کے نام سے مشہور ہے جو سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ (ورنہ قابل اعتبار سند یا روایت نہیں)

تواریخ کی کسی کتاب میں بھی دیکھا گیا ہے جس میں دور و دراز قضیہ اور مباحث کے بعد ایک دلچسپ حکایت لکھی گئی ہے کہ :

''ایک شہزادہ زہد و تقویٰ کے راہ سے نہایت نیک اور پاک بن چکا تھا۔ اس نے زبردست عبادت و ریاضت کر کے خود کو اہل اللہ کے زمرے میں شامل کر دیا تھا۔ بعد میں وہی مقدس عزیز اہلِ کشمیر میں مبعوث کیا گیا تھا۔ وہ کشمیر آ کر یہاں کے لوگوں کو دعوت دینے میں مشغول ہو گئے تھے۔ جب انہوں نے رحلت کی تھی تو محلہ خانیار کے ''آنزیمرہ'' مقام پر دفن کئے گئے تھے۔'' اس طرح اس تاریخ کی کتاب میں اس پیغمبر کا نام

''یوز آصف'' لکھا ہوا تھا، جو آنزیمرہ خانیار کے متصل ہی آسودہ ہے۔ اکثر اہلِ کمال بزرگ خصوصًا راقم الحروف کے مُرشِد پاک اور حضرت ملّا عنایت اللہ شال علیہا الرحمہ فرماتے ہیں کہ'' زیارت کے وقت اس تربیت اور مکان سے فیوض و برکات بکثرت ظاہر ہوجاتے ہیں۔'' (والعلم عنداللہ)

(تاریخ بزرگان کشمیر صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷، شائع کردہ شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب سرینگر کشمیر ۲۰۰۳)

حضرت یوز آسف کے بارہ میں مختلف نظریات

حضرت یوز آصف کے بارہ میں مختلف مصنفین کی کُتب سے گذشتہ صفحات میں جو اقتباسات درج کئے گئے ہیں اُن سے جو کچھ اخذ ہوتا ہے وہ یوں ہے

(۱) یوز آصف ایک پیغمبر تھے (تاریخ واقعات کشمیر مصنفہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری)

(۲) یوز آصف ایک پیغمبر تھے (وجیز التواریخ)

(۳) حضرت سید نصیر الدین کی قبر کیساتھ ایک پیغمبر مدفون ہیں۔ (تاریخ بسیر صفحہ ۳۴)

(۴) حضرت سید نصیر الدینؒ حضرت موسیٰ علی کی اولاد سے ہیں اور یوز آصف کے قریب دفن ہیں (تولیت نامہ بنام مسمی رحمان خان)

(۵) ممکن ہے کہ کشمیر میں بھی کوئی نبی ہوا ہو اور اُس کا نام یوز آسف ہی ہو۔ (نگارستان کشمیر صفحہ ۴۰۲)

(۶) یوز آصف کی قبر حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہوسکتی ہے یا موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہوسکتی ہے نگارستان کشمیر صفحہ ۴۰۴

(۷) کشمیر میں دونوں بھائی (موسیٰؑ وہارونؑ) جھیل ہارون کے قریب رہتے تھے۔ جب انتقال ہوگیا تو یہیں دفن ہوئے۔ موسیٰ اسرائیل کا بگڑ کر امتدادِ زمانہ سے یوز آسف ہوگیا۔ (نگارستان کشمیر صفحہ ۴۰۴)

(۸) یوز آصف مصر کا رہنے والا تھا جو سلطان زین العابدین کے زمانہ میں سفیر ہوکر آیا تھا (تذکرہ اولیائے کشمیر جلد اول صفحہ ۱۷۵)

(۹) وہ ایک شہزادہ تھا جو باہر سے آیا اس پیغمبر کا نام یوز آصف لکھا ہے (تاریخ اعظمی)

(۱۰) ''یوز آسپ'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے (تذکرہ اولیاء کشمیر صفحہ ۱۷۶)

(۱۱) اس کے علاوہ یہ بھی پڑھنے میں آیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے کوئی خلیفہ تھے۔ یہ بھی درج ہے کہ بعینہ حضرت عیسیٰ روح اللہ تھے۔
(تاریخ کشمیر فارسی مولفہ محمد حاجی محی الدین بحوالہ مسیح کی ہندی انجیل از (پیام شاہجانپوری)

(۱۲) یوز آصف امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اِسی بناء پر اہل تشیعہ یہاں زیارت کیلئے آتے ہیں (تذکرۃ اولیاء کشمیر صفحہ ۱۷۷)

یوز آصف کے بارہ میں یہاں کے مصنفین نے جو نظریات پیش کئے ہیں اُن کا خلاصہ اوپر دیا گیا ہے۔ کچھ اور بھی مصنفین ہیں۔ جنہوں نے یوز آصف کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے۔ یہاں ہم اُن کا بھی اندراج کرتے ہیں تاکہ حقیقت واضح ہوجائے۔

''قدیم ایرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یوز آسف درویشوں کی ایک جماعت کے پیشوا جانے جاتے تھے چنانچہ حمد اللہ متوفی (التوفی ۷۳۰ھ) نے تاریخ ''گزیدہ'' نامی (فارسی) میں طہورث بن ہوشنگ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اِس بادشاہ نے روزہ رکھنے کی وہ رسم جاری کی جو بوز آسف (یوز آسف) نے جاری کی تھی۔ یوز آسف درویشوں کی ایک جماعت کے پیشوا تھے۔ یہ جماعت دن کو کماتی اور روزہ رکھتی تھی اور رات کو سدِ رمق کے طور پر کچھ نہ کچھ کھالیتی تھی اُن کا نام تورات میں لکھا ہوا ہے۔ انہیں کلدانیاں کہتے ہیں۔ طہورث بن ہوشنگ قحط کے دوران قحط کی شدتؔ کم کرنے کے لئے اس سنت کو جاری رکھا گیا اور ایک

وقت روزہ رکھنے کی سنّت چل پڑی ہے یعنی جب قحط پڑتا ہے تو ایک وقت کھا کر دوسرے وقت کا کھانا سدرمق کے قدر کھا کر غرباء کو دے دیا جاتا ہے۔اور شیخ سعدی نے بھی اس کی تائید کی ہے''

(تاریخ گذیدہ صفحہ ۵۸ مطبوعہ ۱۳۲۷ / ۹۱۰ لنڈن بحوالہ مسیح کشمیر میں از محمد اسداللہ صاحب کاشمیری)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ یوز آسف اور اس کے ساتھ والے درویشوں کا تعلق تورات موسوی سے تھا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مسیحؑ اور یوز آسف ایک ہے۔بعض ایرانی مورخین کے مطابق یوز آسف مغرب کی طرف سے ایران آئے۔تبلیغ کی،کئی اُن کو مانتے تھے۔یوز آسف کی باتیں ایرانی ادبیات میں شامل کی گئی ہیں آپ تمثیلوں میں کلام کرتے تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے تمثیلی کلام سے مشابہ تھیں۔

(احوال اہلیان فارس صفحہ ۲۱۹ از آغا مصطفےٰ مورخ)

شعیہ فرقہ کی کتاب اکمالالدین تیسری یا چوتھی ہجری میں لکھی گئی ہے اس کتاب میں بھی یوز آسف کے سفر دعوٰی نبوّت اور کشمیر میں وفات کا ذکر آیا ہے اسی طرح ''عین الحیات نامی کتاب کے صفحہ ۱۷۷،۱۸۱) جلد ۲ باب ۲ میں بھی حضرت یوز آسف کی کشمیر آمد اور وفات ومقبرہ کا ذکر ہے''

یہ کتب بہت پرانی ہیں بلکہ ہزار سال پرانی ہیں۔سلطان زین العابدین عرف بڈ شاہ کا زمانہ ۸۲۶ھ لغایت ۸۸۹ھ ہے۔تو مصر سے جو یوز آصف ان کے عہد میں جو بطور سفیر بن کر آیا تھا وہ کوئی اور ہوسکتا ہے۔

بھوشیہ مہا پران میں یوساشافت کا ذکر ::

شیوناتھ شاستری ہندو فاضل کے ترجمے کے مطابق :

''ایک دن راجہ شالباہن ہمالیا پہاڑ کے ایک ملک میں گیا وہاں اُس نے ساکا قوم کے ایک راجا کو''وین'' مقام پر دیکھا۔وہ خوبصورت رنگ کا تھا۔سفید کپڑے پہنے تھا۔شالباہن کے پوچھنے پر اس نے جواب دیا کہ میں یوساشافت (یوز آسف) ہوں۔ایک کنواری کے بطن سے میری پیدائش ہوئی۔......راجہ نے اس سے پوچھا آپ کا مذہب کیا ہے؟اس نے جواب دیا میرا مذہب محبت صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام''عیسیٰ مسیح''رکھا گیا'' (بھوشیہ مہا پران صفحہ ۲۸۰)

تاریخ کشمیر قلمی صفحہ ۱۶۹ ::

یہ کتاب بہت پرانی ہے قریباً چھ سو برس قبل ایک مسلمان محقق نے قلمبد کی ہے۔یہ کتاب نایاب ہے۔مورخین کا اندازہ ہے کہ''ملا نادری'' کی تصنیف ہے۔ملاّ نادری اچھے عالم گذرے ہیں انہوں نے تاریخ لکھی ہے۔جس کا حوالہ جماعت کی کتب اور بعض دوسرے مصنفین کی کتب میں ملتا ہے۔چنانچہ اس سلسلے میں''محمد دین فوق'' کی کتاب تاریخ کشمیر مکمل صفحہ ۳۳۸ کے حاشیہ سے بطور ثبوت یہ سطر تحریر کی جاتی ہے لکھا ہے۔

''مُلا نادری کشمیری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ترک سلطنت کے بعد سلطان علیشاہ جموں گیا''(شائع کردہ کشمیر بکڈپو سرینگر ۲۰۰۳ء)

نگارستان کشمیر کے مصنف لکھتے ہیں :

''ملا نادری نے تاریخ کشمیر لکھی یہ اب ناپید ہے''(صفحہ ۶۰،۲۰۰۲ء)

چونکہ بعض لوگوں نے سوال اٹھایا ہے کہ''ملا نادری'' کی کتاب کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کا وجود تک کہیں نہیں۔چنانچہ تاریخی حوالہ جات موجود ہیں کہ یہ تاریخ تھی۔اگرچہ اب موجود نہیں ہے۔اِسی تاریخ نے غیر مبہم اور صاف الفاظ میں لکھا ہے :

''دریں وقت حضرت یوز آسف از بیت المقدس بجانب وادی اقدس مرفوع شدہ دعوٰی پیغمبری کرو'' ....کہ ایشان یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است را کتاب ہندوواں دیدہ ام کہ آنحضرت بعینہ حضرت

عیسیٰ روح اللہ۔علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بودو نام یوز آسف ہم
گرفت والعلم عنداللہ۔عمرخوددریں بسر برد بعد رحلت بہ محلہ انزمرہ آسودو
نیز میگویند کہ بروضہ آنحضرت انوار نبوت جلوہ گری باشند“

اس وقت حضرت یوز آسف بیت المقدس سے وادی اقدس (کشمیر) کی جانب مرفوع ہوئے اور آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا.........آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر یسوع ہیں۔ میں نے ہندوؤں کی کتاب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت (یوز آسف) بعینہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور آپ نے یوز آسف کا نام بھی اختیار کیا ہوا تھا“

(تاریخ کشمیر قلمی صفحہ ۱۶۹ از ملّا نادری)

(جاری۔۔۔۔۔)

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا (سورہ بنی اسرائیل،آیت 31)
Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN ELECTRIC WORKS
Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

Contact for Service
and
Walk for Training
9765353734 9764299007
Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD
A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

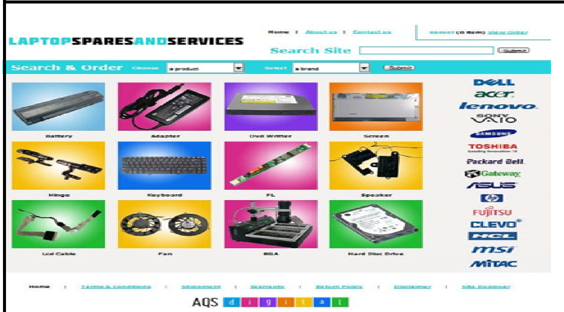

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL
TRAINING DATA RECOVERY TRAINING

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

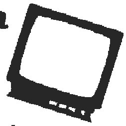

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

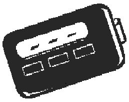
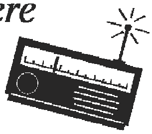

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

نظامِ قضاء کی اہمیت افادیت اور قاضیان کے فرائض

قسط 1

طاہر احمد بیگ مربی سلسلہ (دارالقضاء قادیان)

قضاء کے لغوی معنی فیصلہ کرنے کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ

یعنی تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (بنی اسرائیل آیت 22)

قضاء کا شرعی مفہوم

قضاء کا شرعی مفہوم یہ ہے کہ کسی شرعی حکم کا اظہار واجب التعمیل فیصلے کی صورت میں کرنا۔

اسلام کی اکملیت کا ایک درخشندہ ثبوت اسلام کا مقرر کردہ نظام قضاء ہے جس کے ذریعہ سے پرسکون طریق پر شریعت اسلامیہ حقہ کے مطابق فیصلہ جات صادر کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی حکومت کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ تنازعات کے فیصلہ اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات کے مطابق کریں۔ کیونکہ اسلام انسانی مساوات کا علمبردار ہے اسلام کے نزدیک سب انسان انسانیت کے اعتبار سے برابر اور یکساں ہیں اور جماعت مؤمنین کو حکم خداوند ہے کہ وہ اپنے تنازعات کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول سے ہی کروائیں۔

جیسا کہ خدا تعالیٰ سورۃ النساء آیت 66 میں واضح طور پر فرماتا ہے کہ:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَیُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○

بخدا یہ لوگ اُسی وقت مومن قرار پائیں گے جب یہ اپنے تمام جھگڑے کے بارے میں تجھے حکم مان کر تیرے فیصلوں کو کسی قسم کے ادنیٰ انقباض کے بغیر اور پورے شرح صدر کے ساتھ تسلیم کر لیں گے۔ پس اس آیت کریمہ سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ قضاء کا آخری فیصلہ جسکی تصدیق خدا کے رسول یا رسول کی غیر موجودگی میں اسکا نمائندہ کرے بہرحال واجب التسلیم ہے اور اس کی تنفیذ لازم ہے گو دوسرے لفظوں میں یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ فیصلہ تسلیم کرنا ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرماتا ہے کہ: وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ○

(الاحزاب آیت: 37)

کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ صادر کریں تو پھر اسے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار رہے اور جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ جائے گا۔ الاحزاب: 37

جہاں خدا تعالیٰ نے جماعت مومنین کو پابند کیا کہ وہ اللہ اور رسول کے فیصلوں کو ہر حال میں شرح صدر کے ساتھ تسلیم کریں وہاں قضاء یعنی فیصلہ کرنے والوں پر بھی بہت سے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ غرض اسلامی تعلیمات کی رو سے قضاء کا کام صرف یہی نہیں ہے کہ وہ کسی واقعہ کے بارے میں شرعی حکم بتائے اور اسے اس کے تقاضوں کے مطابق نافذ کرے بلکہ اسکی ذمہ داری اس سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں قرآن سنت اور خلفاء کرام کے ارشادات سے کوئی حل تلاش نہ کر پائے تو اپنی ذہانت اور خداداد صلاحیت کو بروئے کار لا کر خدا کے حضور سر بسجود ہو کر اجتہاد کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے حضرت داؤدؑ حضرت سلیمان علیہ السلام کا

ایک واقعہ بطور نمونہ درج فرمایا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ○فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا (الانبیاء:80-79)

اور داؤد وسلیمان (کو یاد کیجئے) جب وہ اس کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھ۔ جس میں رات کے وقت دوسرے لوگوں کی بکریاں پھیل گئی تھیں اور ہم ان کی عدالت خود دیکھ رہے تھے۔ اسوقت ہم نے صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا حالانکہ حکم اور علم ہم نے دونوں ہی کو عطا کیا تھا۔

اسی معاملہ فہمی کا نتیجہ تھا کہ ایک شخص نے حضرت یوسفؑ کی پیچھے کی جانب سے پھٹی ہوئی قمیص دیکھ کر یہ بھانپ لیا تھا کہ آپ سچے اور الزام سے بری ہیں: جیسا کہ فرمایا

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ○وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ○فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ○ (سورہ یوسف:29-27)

(یوسف نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اسی کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کا کُرتہ آگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسف جھوٹا۔ اگر کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا۔ جب اس کا کرتہ دیکھا (تو) پیچھے سے پھٹا تھا (تب اس نے زلیخا سے کہا) کہ یہ تم عورتوں کی چالاکیاں ہیں اور کچھ شک نہیں کہ بڑے غضب کی ہوتی ہیں تمہاری چالیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اپنے مشہور مکتوب گرامی میں اسی طرف توجہ دلائی تھی کہ تمہارے سامنے جو بھی ایسا معاملہ پیش کیا جائے جس کا فیصلہ کتاب وسنت میں مذکور نہ ہو تو اس پر خوب غور کرو۔ اور اس کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''صحیح فہم اور حُسنِ نیت اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے انعامات میں سے ہیں، بلکہ یوں کہیئے کہ اسلام کی نعمت کے بعد کسی بندے کے لئے ان دونوں سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ہوسکتا۔

حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کا فہم عطا کرتا ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں حضورؐ نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ۔

اے اللہ! اس کو دین کا فہم عطا کر اور اس کو قرآن کی تفسیر وتاویل سکھا دے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے فہم وفراست میں سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا، چنانچہ آپؓ اپنی خداداد ذہانت وفراست سے کام لے کر ان مسائل میں اجتہاد کیا کرتے تھے جن کے بارے میں کوئی نص وارد نہیں ہوتی تھی۔ اور اکثر وبیشتر آپ کا اجتہاد صحیح ہوتا تھا اس میں غلطی کا احتمال بہت کم ہوا کرتا تھا، حتی کہ حضور صلعم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔

اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر جاری کردیا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی گئی ہے جس سے فیصلے صادر کرنے کے سلسلے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی فراست وذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

كَانَتْ اِمْرَاَتَانِ مَعَهُمَا اِبْنَا هُمَا۔ جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ۔ وَقَالَتِ الاخرىٰ، اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَا كَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرىٰ، فَخَرَجَتَا

عَلٰی سُلَیْمَانَ بنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ اِیْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَہُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا، فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی۔

دوعورتیں تھیں جن کے دو بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور وہ انمیں سے ایک کے لڑکے کو اٹھا کر لے گیا۔ اسعورت نے دوسری سے کہا کہ بھیڑیا تو تیرے بیٹے کو اٹھا کر لے گیا ہے۔ اسپر ان دونوں کا جھگڑا ہو گیا۔ وہ مقدمہ حضرت داؤد کی خدمت میں لے گئیں۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ وہاں سے نکل کر دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس گئیں اوران کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا، چھری لاؤ، میں اس بچے کو دو ٹکڑے کر کے تم دونوں میں برابر تقسیم کئے دیتا ہوں۔ یہ سنکر چھوٹی پکار اٹھی کہ اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا ہرگز نہ کیجئے۔ یہ لڑکا اس کا ہے (اسی کو دے دیجئے) تب حضرت سلیمانؑ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

اس واقعہ سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ کسی مقدمے میں حق ایک ہی فریق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب اگر قاضی سمجھ دار اور معاملہ فہم نہ ہو تو فیصلے میں حق و انصاف تک پہنچنا اس کے لئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین اپنے اپنے حق میں بعض اوقات دلائل اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ صحیح اور غلط میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شیخین نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی جو روایت نقل کی ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ وَاَنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضُکُمْ اَنْ یَکُوْنَ اَلْحَنَ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ، فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِنَ النَّارِ۔

میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے مدمقابل کی نسبت زبان پر زیادہ قدرت رکھتا ہو۔ پس اگر ایسی صورت ہو اور میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، حالانکہ حقیقت میں وہ اس کے بھائی کا حق ہو تو وہ اس میں سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ لے کیونکہ یہ تو اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہے۔

اجتہاد اور اس کے شرائط: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

جہاں واضح ارشادات نہ ہوں وہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجتہاد کی اجازت دی ہے لیکن اجتہاد کی یہ اجازت اس شرط کے ساتھ دی ہے کہ اس میں نفس کی ملونی نہ ہو بلکہ اجتہاد دعاؤں کے ساتھ ہو۔ عاجزی کے ساتھ ہو۔ پوری کوشش اور محنت کر کے پہلی مثالوں کو دیکھ کر قرآن کریم پر غور کر کے اور احادیث نبوی کو سامنے رکھ کر ہو۔ سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اسوہ ہمارے سامنے ہے اپنے فیصلوں کو اس کے مطابق کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر تم اجتہاد کرو تا تمہارا اجتہاد مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا مصداق ہو۔ تمہارا اجتہادی فیصلہ خالصۃً اللہ کے لئے اور اس کی اطاعت میں ہو۔

بحوالہ خطبات ناصر جلد دوئم صفحہ 613

اسی تسلسل میں حضور مزید فرماتے ہیں کہ قضاء کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نظر آتا ہے کہ فیصلے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہی نہ ہوں بلکہ بشاشت سے بھی ہوں اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ (احزاب:37) جب خدا اور اس کے رسول کا فیصلہ ہو تو پھر اپنا اجتہاد نہیں کرنا بعض لوگ وہاں بھی اپنا اجتہاد شروع کر دیتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی واضح ہدایات موجود ہیں قرآن کریم میں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یا آپ کی سنت اور اسوہ میں۔ اس وقت یہ کہنا کہ یہ پُرانے زمانے کی بات ہے اب یہ حکم نہیں چلتا غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دائمی شریعت میں جو احکام نازل کئے ہیں ان کی پابندی ضرور کرو۔ اگر یہ پابندی ہم نہیں کرتے تو پھر ہمارے فیصلے مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے مطابق نہیں۔ وہ خالصۃً خدا کی اطاعت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے نہیں بلکہ ہم اپنی دنیا بسانا چاہتے ہیں اور اسد نیا کو حسین اور منور نہیں بنانا چاہتے جس

دنیا کو اللہ تعالیٰ اپنی ہدایتوں اور اپنے انوار کے ذریعہ خوبصورت اور منور دُنیا بنانا چاہتا ہے۔ پس فرمایا اگر تم بشاشت کے ساتھ احکامِ الٰہی کے سامنے اپنی گردنیں رکھو گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے ارشادات کو قبول کرو گے تب عبادت کا حق ادا ہو گا ورنہ نہیں ہوگا۔

بحوالہ خطبات ناصر جلد دوئم 612 تا 613

مزید حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان فیصلوں کی بنیاد دو چیزوں پر رکھ سکتے ہو۔ ایک میری محبت اطاعت اور میری رضا کی جستجو پر اور دوسرے اپنی مرضی پر اگر تم اپنے فیصلوں کی بنیاد اپنی مرضی پر رکھو گے یا اللہ کے سوا کسی اور کی مرضی پر رکھو گے تو تم اللہ تعالیٰ کی پرستش اور عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے ہو گے۔ اگر تم اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم عبادت کا حق ادا کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنے فیصلوں کو خالصۃً للہ بنانا پڑے گا اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم مشرک بن جاؤ گے دہریہ بن جاؤ گے تم اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے نہیں ہوگے۔ (بحوالہ خطبہ ناصر جلد دوئم صفحہ 607)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں تو یہ ہے اصول فیصلہ کرنے کا کہ قرآن سے رہنمائی لی جائے، پھر سنت سے رہنمائی لی جائے، اگر خلفاء کے ارشادات ہیں اس بارہ میں ان سے رہنمائی لی جائے۔ پھر اگر کہیں سے بھی اس مخصوص امر کے لئے رہنمائی نہ ملے تو دعا کرتے ہوئے، اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کسی بات کا فیصلہ کیا جائے۔ جو بھی مقدمہ قاضیوں کے سامنے پیش ہو ان کا فیصلہ کیا جائے۔ **بحوالہ خطبات مسرور جلد اول 526** (جاری۔۔)

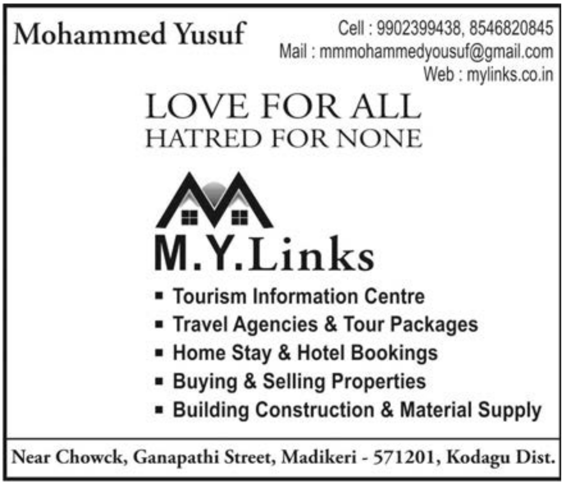

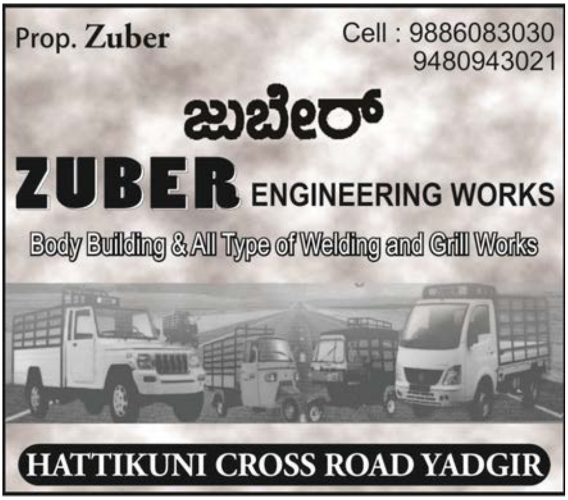

نماز باجماعت کا قیام اور اس کی اہمیت

(از محمد کاشف خالد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

قارئین کرام! جب بھی نماز کی بات ہوتی ہے تو قرآن کریم کی جو آیت سب سے پہلے ہمارے ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿سورۃ الذاریات،۵۷﴾

یعنی انسانی پیدائش کی اصل غرض وغایت عبادت الٰہی ہے۔اور عبادت الٰہی کا سب سے موزوں طریق ہمیں اسلام نے نماز باجماعت کے رنگ میں سکھایا ہے۔دیگر مذاہب کے پیرو بھی اپنے زعم میں خدا کی عبادت کرتے ہیں لیکن اللہ کا جتنا شکر کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں شریعت کاملہ عطا فرماتے ہوئے عبادات الٰہی کے لئے سب سے آسان اور احسن و اکمل طریق سکھلایا۔

امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعودؑ انسان کی پیدائش کی اصل غرض کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت،کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر،ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴۷)

الغرض عبادت ہی انسانی زندگی کا ماحصل ہے اور عبادت کا مغز نماز ہے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کے سامنے یہ نقطہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیں عبادت کے طریق کس طرح سکھائے ہیں۔ایک حدیث کی وضاحت میں آپ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ ہی دعا ہے اور نماز ہی عبادت کا مغز ہے اور نماز کے بارہ میں جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے باجماعت ادا کرنی ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان اقیمو الصلوٰۃ و التقوہ وھو الذی الیہ تحشرون (الانعام:۷۳) اور یہ کہہ دے کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو اور قائم کرنے سے مراد یہ ہے باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کے اپنی مساجد کو آباد کرے اور پانچ وقت نماز کے لیے مسجدوں میں آئیں۔اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی مساجد میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔اور ہماری مساجد اتنی زیادہ نمازیوں سے بھرنی شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 229)

قارئین کرام! نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تاکید فرمائی ہے کہ باجماعت نماز ادا کی جائے اور ساتھ ہی باقاعدگی سے نماز پڑھنے والوں کی تعریف اور اس ضمن میں سستی کرنے والے کی مذمت کی ہے۔چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بنیادی صفت نماز قائم کرنا بتائی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (البقرۃ:۴)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رحمٰن خدا کے سچے بندوں کی ایک نشانی بھی یہ بیان کی

ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اس پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ﴿المائدہ۲۹﴾

یعنی: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کردے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔

الغرض اسلام نے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ نماز باجماعت ہی ہے اور اتنا زور اس پر ہو بھی کیوں نہ؟ آخر اس کے بغیر کوئی دین، دین کہلانے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ آج نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور پسماندگی کا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی مسلمانوں کو نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے اور وقت پر پڑھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿النساء:104﴾

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں طبعاً اور فطرتاً اس کو پسند کرتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جاوے۔ اور نماز موقوتہ کے مسئلہ کو بہت ہی عزیز رکھتا ہوں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد ا صفحہ 264)

قارئین کرام! نماز گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ (العنکبوت)

اللہ تعالیٰ کا فیض نماز کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ نماز قبولیت دعا کی کنجی ہے۔ نماز بدیوں سے روکتی ہے اور یہ نفس امارہ کا عمدہ اور کارگر علاج ہے۔ عبادت کا مغز نماز ہے۔ نماز کا مغز دعا ہے۔ نماز یادِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز انسان کو تمام مشکلات سے نکالتی ہے۔ نماز وقت ضائع کرنے کی عادت سے بچاتی ہے اور وقت کی قدر و قیمت کا شعور پیدا کرتی ہے۔ انسانی طبیعت اس قسم کی ہے کہ اگر باقاعدگی سے اسے اسکے مقصد کی طرف توجہ نہ دلائی جائے تو وہ سستی کرنے لگ جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے روحانی طور پر کمزور اور قوی سب کو اس اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ کمزور بھی قوی کے ساتھ مل کر ان مواقع کو پاتے رہیں جو ان کے دلوں کے اندر صفائی پیدا کرے اور قوی ایمان والوں کے دلوں سے نکلنے والی مخفی تاثیرات کو اپنے اندر جذب کر کے صفائی قلب پیدا کرسکیں۔ قارئین! یہ باجماعت نماز ہی ہے جو باہمی تعاون پیدا کرتی ہے اور انسان کے اندر اجتماعی اور قومی ضرورتوں کا احساس اجاگر کرتی ہے

۔باجماعت نماز کے ذریعہ ہی مساوات پیدا ہوتی ہے اور باہمی ہمدردی کا جذبہ بڑھتا ہے۔

نماز باجماعت مسلمانوں کے اولین فرائض میں سے ہے اور اس کے لئے کسی قسم کی کوئی چھوٹ نہیں ہے۔ویسے تو اسلام آسانی اور فطرت کا مذہب ہے اور وہ اپنے ماننے والوں سے عبادت کے نام پر اپنے جسم کو تکالیف دینا یا انسانوں کی قربانی دینا وغیرہ لغویات کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ ہر فقہی مسئلہ میں درمیانی راہ کو پسند کرتا ہے ۔لیکن جہاں نماز کی بات آتی ہے تو اس کے لئے کسی قسم کا عذر قبول نہیں کرتا۔حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ نے میری امت پر جب سب سے پہلی چیز فرض کی وہ پانچ نمازیں ہیں اور میری امت کے اعمال میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھائی جائے گی وہ بھی پانچ نمازیں ہیں۔‘‘(فردوس الاخبار جلد ا صفحہ 47)

انسان خواہ روحانیت کے کتنے ہی اعلیٰ مقام تک کیوں نہ پہنچ جائے اور تعلق باللہ کو کتنا ہی مضبوط کیوں نہ کر لے اسے نماز باجماعت سے خلاصی نہیں بلکہ انسان جتنا خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے اتنا ہی نماز میں پہلے سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے۔

اسلام کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس نے فردی عبادت سے زیادہ اجتماعی عبادت پر زور دیا ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔یہ نمازیں جو کہ باجماعت ادا کی جاتی ہیں وہ سب بھی اس وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے حتی کہ حج بھی اسی لئے ہے۔(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۹)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ سب سے بہترین وظیفہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا:

’’نماز سے بڑھ کر اور وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف ہے۔تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم اور ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۳۲)

قارئین کرام !نماز باجماعت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے دیگر احکامات کے لئے استثناء صورتیں رکھی ہیں اور کسی بھی بیماری یا پریشانی کے وقت حالات کے مطابق احکامات میں چھوٹ بھی دی ہے حتیٰ کہ مجبوری کی حالت میں حرام کھانا بھی جائز قرار دیا ہے ،لیکن نماز باجماعت ایک ایسا حکم ہے کہ جس کے لئے کوئی استثنیٰ نہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ایک نابینا صحابی رسول ام مکتوم ایک مرتبہ رحمۃ للعٰلمین ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ چونکہ وہ دیکھ نہیں سکتے اس لئے راستے کی تکالف و خطرات کے پیش نظر انہیں گھر پر ہی نماز ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔لیکن حضور ﷺ نے کہ جن کا ہر فیصلہ دراصل خدا کا فیصلہ ہے،آپ کو فرمایا کہ :۔اگر تمہارے کانوں تک اذان کی آواز آتی ہے تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم کسی بھی حال میں مسجد میں آکر ہی نماز ادا کرو۔

مخبر صادق ﷺ نے ہمیں پہلے سے ہی آگاہ کر دیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا ہم سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔پس ہم سب کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنی نمازوں کا حساب اس تسلی کے ساتھ دے سکتے ہیں کہ وہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا وارث بنائے۔؟

نیز ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ جو ایمان ہمیں اس دنیاوی زندگی میں گھر سے مسجد تک نہیں لے جا سکتا وہ ہمیں ہماری قبروں سے جنت تک کیسے لے جا سکتا ہے؟

مصروف زندگی نماز کو مشکل بنا دیتی ہے لیکن نماز، مصروف زندگی کو بھی آسان بنا دیتی ہے۔وقت پر نماز ادا کرنا ہماری زندگی کی مصروفیات کو باترتیب اور باسلیقہ بنا دیتا ہے۔نماز ہمیں ہر کام کو وقت پر ادا کرنے کا سلیقہ بھی سکھاتی ہے۔

ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں سفر پر اکیلا ہوں تو نماز باجماعت کس طرح قائم کروں آپ ؐ نے فرمایا کہ اگر تم اکیلے ہو تو آذان دو۔آذان سن کر اگر کوئی شخص کوئی راہی کوئی مسافر تمہارے ساتھ شامل ہو گیا تو ویسے ہی تمہاری باجماعت نماز ہو گئی لیکن اگر کوئی نہ شامل ہو تو تم تکبیر کہو اور باجماعت نماز پڑھاؤ خدا کے فرشتے اتریں گے اور تمہارے ساتھ اس نماز کو باجماعت ادا کریں گے۔

ایک جدید تحقیق سے ثابت ہے کہ اگر اوسطاً اندازہ لگایا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک شخص کو 70 سال کی عمر دیتا ہے۔تو وہ شخص اس عمر کے دوران 24 سال سونے میں، 14 سال کام کرنے میں، 8 سال کھیل کود و تفریح میں، 6 سال کھانے میں، 5 سال سفر کرنے میں، 4 سال گپ شپ کرنے میں، 3 سال پڑھنے میں، 3 سال تعلیم حاصل کرنے میں، 3 سال ٹی وی دیکھنے میں گزارتا ہے۔جبکہ 5 وقت کی نماز کی ادائیگی میں ان برسوں میں محض 5 ماہ کا عرصہ ہی لگتا ہے۔
(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2009ء)

تو کیا ہم اپنی ساری زندگی میں سے صرف پانچ ماہ اپنے خالق کی عبادت کے لئے نکال نہیں سکتے ؟؟؟ جبکہ حضور ﷺ نے یہ بھی خوشخبری دی ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے اور یہ کہ اگر مسلمانوں کو باجماعت نمازوں کے ثواب کا اندازہ ہو تو وہ گھٹنوں کے بل بھی مسجد میں آنا گوارا کریں گے۔

رسول عربی ﷺ کو اگر اس دنیا میں سب سے زیادہ کسی چیز سے محبت تھی تو وہ نماز باجماعت ہی ہے۔آپ ﷺ نے اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔مومن کا معراج اور دین کا ستون نماز کو بتایا ہے۔نماز باجماعت کے متعلق آپ ﷺ کے دل میں کس قدر درد تھا، اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:۔

’’خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں۔پھر نماز پڑھانے کے لئے میں ایک آدمی کو حکم دوں اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں۔‘‘

سامعین حضرات! سوچنے کا مقام ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے

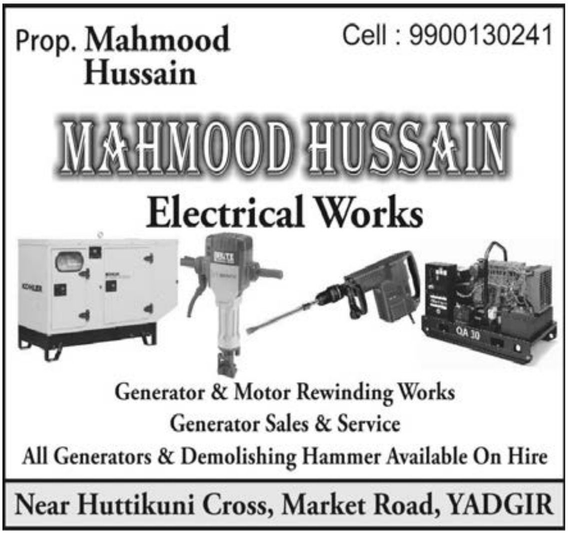

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

رحمۃ للعلمین قرار دیا ہے، جن کے لئے یہ تک گوارنہ تھا کہ کسی چونٹی کو آگ سے عذاب دیا جائے، کس قدر ناراضگی اور سختی کا اظہار فرما رہے ہیں۔آپؐ نے عملاً تو ایسا نہیں کیا لیکن اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز با جماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔آپؐ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھا یا دیا کہ جو با جماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بناتے ہیں۔

انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز با جماعت کے متعلق صرف لفظی احکامات ہی نہ دیئے بلکہ آپؐ نے اپنے عمل کے ذریعہ بھی مسلمانوں کے سامنے نماز با جماعت کے متعلق قابل تقلید مثال قائم کی۔حضور ﷺ کی زندگی کے آخری ایام پر نظر ڈالیں۔بستر مرگ پر بھی آپ ﷺ کو اگر کسی چیز کی فکر لاحق ہوتی ہے تو وہ نماز ہے۔پیارے آقا ﷺ شدید بخار میں مبتلا تھے مگر گھبراہٹ کے عالم میں بھی بار بار پوچھتے ہیں ،کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔بخار ہلکا کرنے کے لئے فرمایا کہ میرے اوپر پانی کی مشکیز ڈالو۔تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہو گئی۔ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہو گئی؟ مسجد جانے کی طاقت نہیں تھی۔دو صحابہ آپ ﷺ کا کندھوں سے سہارا دے کر مسجد لے کر جاتے ہیں ۔کمزوری کے مارے پاؤں زمین پر گھسٹتے چلے جاتے ہیں۔لیکن قربان جائیں اس کائنات کی تخلیق کے موجبؐ پر کہ اس حالت میں بھی آپؐ کے دل میں نماز با جماعت کے لئے تڑپ ذرہ بھر بھی کم نہیں ہوئی۔

یہ حالت اس شخص کی ہے جس کے متعلق آپ خالق ارض وسما نے یہ وعدہ کر رکھا تھا کہ آپؐ کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہیں۔تو ذرا سوچئے اور غور کیجئے کہ پھر ہم گناہگاروں کو کس قدر نماز با جماعت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے؟؟

قارئین! ابلیس نے تو ایک سجدے سے انکار کیا تھا اور وہ بھی انسان کو سجدہ کرنے سے لیکن اگر ہم ہر روز اَذانیں سننے کے باوجود نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ذرا حساب لگائیں کہ ساری زندگی ہم کتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔؟

چنانچہ اپنے آقا کی پیروی کرتے ہوئے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے آخری ایام میں نماز کو کبھی نہیں چھوڑا حتیٰ کہ روایت میں آتا ہے کہ وفات پانے سے قبل آپؑ کا آخری عمل نماز ہی تھا۔

آج ہم اس جماعت میں شامل ہیں جو کہ آخرین کی جماعت ہے۔ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔آج ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے نمونوں کو اولین کے کرداروں کے مطابق ڈھالتے ہوئے دنیا میں خدائے واحد کے دین کی اشاعت کریں۔سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے اور جماعت کے بچے بچے کو یہ فقرہ یاد ہوتا ہے کہ:"**جو شخص پنج وقتہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔۔۔**"نیز فرماتے ہیں:۔

"سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ہوشیار کرنے کے لئے اور ہمیں اصلاح اعمال کا راہ بتانے کے لئے اپنے خلیفۃ المسیح کے وجود میں ایک مشفق روحانی باپ عطا کیا ہے جو ہر دعا میں اپنی روحانی اولادوں کی اصلاح اور انہیں روحانیت کے اعلیٰ مقام حاصل ہونے کے لئے خدا کے حضور فریاد کرتا ہے۔اور ساتھ ہی ہمیں بار بار توجہ دلاتا رہتا ہے اور نماز کو قائم کرنے کی تلقین کرتا رہتا ہے چنانچہ ایک مقام پر حضور نے فرمایا:۔

یاد رکھیں کہ صرف مسجد بنا کر کام ختم نہیں ہو گیا بلکہ یہ بات ہر احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس زمانہ کے امام کو پہچان کر اس کی بیعت میں شامل ہو کر ہم ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم ماننے اور اسے پورا کرنے کی وجہ سے پہلوں سے ملانے کی خوشخبری دی ہے لیکن یہ نہ سمجھیں کہ یہ خوشخبری ہمیں مل گئی ہے،آنے والے مسیح کو ہم نے مان لیا اور کام ختم اس لئے ہم ان تمام انعامات کے وارث ٹھہر جائیں گے۔نہیں ۔بلکہ ہمیں مستقل کوشش کے ساتھ ،جدوجہد کرتے ہوئے ان مسجدوں کو آباد

بھی کرنا ہوگا اور یہاں سے پیار، محبت، رواداری اور بھائی چارے کے پیغام بھی دنیا کو دینے ہوں گے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور اپنی نسلوں کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔

نیز اسی خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اس کے ہو جائیں اور اسی کے حکم کے مطابق وموافق مسجدوں کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ یہ مسجد بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں کہ اسلام اور احمدیت کی فتح اب ان مسجدوں کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور مسجدوں کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تاکہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 372)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کو حضور کی توقعات کے عین مطابق اپنی اصلاح کرتے ہوئے جنت کی ان کنجی یعنی نماز باجماعت کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم آئندہ اپنی اولادوں کی بھی صحیح رنگ میں تربیت کرنے والے بنیں اور انہیں بھی نماز باجماعت کا پابند بنائیں کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

”بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۶۵۳)

مجلس خدام الاحمدیہ شورت، کشمیر کے خادم نے حاصل کیا gold medal

مکرم راسخ برکت صاحب آف شورت، کشمیر نے School of Earth and Atmospheric Science, University of Madras سے سیشن 2013-15 میں Applied Geology کے مضمون میں 89.6% aggregate marks کے ساتھ first rank حاصل کی ہے۔ یونیورسٹی کے 158 ویں سالانہ کنووکیشن منعقدہ اکتوبر 2015ء کے موقع پر موصوف نے وائس چانسلر سے gold medal کے ساتھ first rank certificate اور degree حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز موصوف کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (فوٹو ٹائٹل پیج پر ملاحظہ کریں۔ ادارہ)

10 Years Quality Service Est.1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

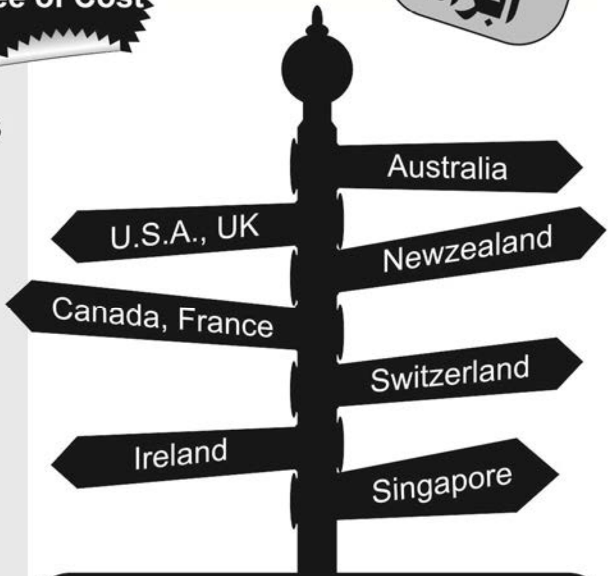

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office

Prosper Education Pvt. Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,

Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

سالانہ رپورٹ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

(از نیاز احمد نائک مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ اجتماع کے مختلف پروگراموں میں، سالانہ کارگزاری رپورٹ کا پیش کرنا ایک اہم پروگرام ہوا کرتا ہے۔ جس کو سالہا سال سے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اس رپورٹ میں تحدیث نعمت کے طور پر سال بھر میں ہوئے مختلف کاموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے خدا کا شکر ادا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ اور تنظیم کے کاموں کو مزید فعّال اور احسن رنگ میں بجالانے کیلئے ایک جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ الحمدللہ آج مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کو اپنی سالانہ کارگزاری رپورٹ بابت سال 2014-2015 پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

شعبہ عمومی: مجلس کے کاموں کو منظم رنگ میں چلانے کیلئے مجلس عاملہ کو تشکیل دیا گیا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے عاملہ کی منظوری حاصل کی گئی۔ عاملہ کی تعداد 18 ہے جن میں مکرم فاروق احمد سیفی نائب مہتمم اطفال، سیکریٹریان اور انچارج سیکشن بھی شامل ہیں
۔

اس شعبہ کے تحت دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے قائدین اور ناظمین اطفال کے ساتھ بذریعہ خط، سرکلرز، فون، e-mail sms, whastsap رابطہ کیا۔ دوران سال دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت نے جملہ مجالس کو 2000 خطوط و سرکلر روانہ کئے جن میں قائدین ضلعی، علاقائی و ناظمین اطفال کو اطفال کی تعلیم و تربیت کے تعلق سے مختلف پروگراموں پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ دوران سال اس شعبہ کے تحت تقریباً 250 مجالس نے ماہانہ کارگزاری رپورٹ بجھوائی۔

شعبہ تجنید: لائحہ عمل کے مطابق ہر مجلس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اطفال کی فہرست 31 دسمبر تک مرکزی دفتر کو ارسال کرے۔ چنانچہ دفتر نے سال کے شروع میں ہی تمام مجالس کو اس تعلق سے سرکلر کیا۔ فون پر بھی تجنید بھیجنے کی تلقین کی گئی۔ نیز انسپکٹران کو بھی اس تعلق سے سرکلر کیا گیا کہ وہ اپنے ساتھ بجٹ کے ساتھ ساتھ تجنید بھی لیکر آئیں۔ چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق 141 جالس نے تجنید فارم بجھوائے۔ تاہم قائدین اور ناظمین اطفال کو اس طرف اب بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شعبہ اشاعت: اس شعبہ کے تحت امسال مشکوٰۃ کیلئے جو اطفال کے تین صفحات مختص ہیں ان کیلئے اطفال نے مختلف مضامین لکھے۔ اطفال الاحمدیہ قادیان نے اس میں خصوصی تعاون دیا۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف اخبارات میں اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں کی رپوٹیں شائع ہوئیں اسی طرح رسالہ مشکواۃ میں بھی اطفال کی مساعی کی رپوٹس شائع

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material,
Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi,
Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

ہوتی رہیں۔اسی طرح pamphlets, posts بھی مختلف مجالس نے شائع کئے۔

شعبہ مال: اس شعبہ کے تحت مجالس کو سال کے شروع میں ہی سرکلر کیا گیا کہ وہ بجٹ بنا کر دفتر کو ارسال کریں۔پھر بار بار فون اور انسپکٹران کے ذریعہ اور اسی طرح جو مہتممین مالی دوروں پر تشریف لے گئے اُن کے ذریعہ بھی قائدین اور ناظمین اطفال کو یاد دہانی کی جاتی رہی۔141 مجالس کا بجٹ دفتر کو موصول ہوا۔آمدشدہ تشخیص بجٹ کے مطابق چندہ مجلس ممبری و اطفال اور چندہ اجتماع اطفال 1,75,000 روپے ہے۔بعض مجالس نے اللہ کے فضل وکرم سے صدفی صد ادائیگی کی۔

شعبہ خدمت خلق: اس شعبہ کا کام اطفال کے اندر بلا امتیاز مذہب وملت تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے جذبے کو بیدار کرنا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں جملہ مجالس نے مقامی طور بھی اور ضلعی سطح پر بھی خدمت خلق کے کام کو انجام دیا۔اسی شعبہ کے تحت ملک بھر میں 8000 ہزار لوگوں کو پانی پلایا گیا۔18540 مریضو ں کی تیمار داری کی گئی۔اور 300 مستحقین کو مالی امداد پہنچائی گئی اور کئی مجالس نے بک بنک کے ذریعہ 400 غریب بچوں کو کتابیں فراہم کیں۔

شعبہ تربیت: اس شعبہ کے تحت پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کا مجالس نے انعقاد کیا موصولہ رپوٹس کے مطابق ان مجالس کا انعقاد کرنے والی چند نمایاں مجالس یوں ہیں حیدرآباد، قادیان، آسنور، ماتھوٹم، دیگری، گولگیرہ، کرڈاپلی، محمود آباد۔۔

دوران سال کی موصولہ رپوٹوں کے مطابق جملہ مجالس میں کل 1880 تربیتی اجلاسات، 600 ہفتہ اطفال اور 500 یوم والدین منعقد ہوئے۔امسال مہتممین نے مجالس کے تربیتی دورہ جات کئے مجالس میں خدام کے ساتھ ساتھ اطفال کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔اسی طرح حضور انور کے خطبات وخطابات کے سننے اور سنانے کی طرف سرکلر کیا گیا۔

شعبہ تعلیم: اس شعبہ کے تحت سال بھر میں 1640 تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔جس میں دینی نصاب کے علاوہ یسرنا القرآن، نماز سادہ و باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ اور دیگر ابتدائی دینی معلومات وعقائد اسلام سکھائے گئے۔اسی طرح تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر اور حفظ متن پیشگوئی، حفظ قرآن وغیرہ مختلف مقابلہ جات ملک بھر میں منعقد ہوئے۔امسال دینی نصاب کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے اسماء اسطرح سے ہیں:

ستارہ اطفال:

عدیل احمد	حیدرآباد	اول
شکیل احمد	حیدرآباد	دوم
فراست احمد	حیدرآباد	سوم

معین احمد حیدرآباد سوم
محمد مسرور کرڈاپلی خصوصی
فضیل احمد حیدرآباد خصوصی

ہلال اطفال:

محمد فاروق کرڈاپلی اول
فضل عمر فاروق کرڈاپلی دوم
سید سعید احمد حیدرآباد سوم
سفیر احمد حیدرآباد سوم
زبیر احمد محمود آباد خصوصی
سمیر احمد حیدرآباد خصوصی
مومن اللہ ملک آسنور خصوصی
دبیر احمد شمیم قادیان خصوصی

قمر اطفال:

نصیر الدین حیدرآباد اول
مسرور احمد حیدرآباد دوم
فرحان احمد غوری حیدرآباد سوم
احمد ہاشم حیدرآباد سوم
خالد امین نجار آسنور خصوصی
علیم احمد گنائی بھدروہ خصوصی
نوید احمد راتھر بھدروہ خصوصی

بدر اطفال

رضاءالدین غوری حیدرآباد اول
عازم خان کرڈاپلی دوم
شیخ سورج کرڈاپلی سوم
شیخ فہیم کرڈاپلی سوم
عارف نذیر وگے آسنور خصوصی

سلیق احمد نائک محمود آباد خصوصی
کلیم بابر خان بھدروہ خصوصی
فیضان احمد خان بھدروہ خصوصی

شعبہ صحت وجسمانی

یہ شعبہ اطفال کی تندرستی کیلئے قائم کیا گیا ہے۔چنانچہ اس سلسلہ میں مجالس میں مختلف کھیلوں کا انتظام ہے۔سال بھر مختلف ٹورنامنٹس کے علاوہ تفریحی ٹور کے پروگرام بنائے گئے۔چنانچہ آمدہ رپورٹ کے مطابق ملک بھر میں کلوجمیعا 190 کی تعداد میں منائے گئے 600 ہفتہ صفائی منائے گئے۔اور اطفال کا طبی معائنہ کرایا گیا۔

شعبہ وقار عمل: اطفال کے اندر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا سلیقہ پیدا اور محنت کا عادی بنانا اس شعبہ کا اہم مقصد ہے۔الحمدللہ تمام مجالس نے اس شعبہ میں نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔جس میں مسجدوں ،مشن ہاوسز سڑکوں ،گلیوں ،ہسپتالوں کی صفائی کی گئی۔دوران سال کل 3000 وقار عمل کئے گئے جن میں 165 مثالی وقار عمل بھی شامل ہیں۔

مقابلہ مقالہ نویسی:

اطفال میں علمی معیار بلند کرنے کیلئے ہر سال انعامی مقالے لکھوائے جاتے ہیں۔امسال ’’مقامات مقدسہ مکہ معظّمہ،مدینہ منورہ اور قادیان دارالامان ‘‘اس عنوان پر مقالہ لکھوایا گیا۔مقالہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے نام اسطرح سے ہیں۔

عزیزم کامران شریف قادیان اول (نقد انعام 3000)
شیخ راغب علیم عثمان آباد دوم(2500)
سید ابصار حسینحیدر رآباد سوم(2000)
فیضان احمد بھدروہ سوم(2000)
عبدالقیوم حیدرآباد حیدرآباد خصوصی(500)
شیخ ندیم عثمان آباد خصوصی(500)

موازنہ مجالس : مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین سبقت فی

الخیرات کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے ایک لمبے عرصہ سے موازنہ مجالس کا طریق جاری ہے۔اس سال بھی موازنہ مجالس نے طویل نشستوں میں نہایت سنجیدگی اور غور وفکر کے ساتھ تمام مجالس کی کارگزاریوں کا مفصل جائزہ لیا اور انہیں معیار انعام خصوصی کی کسوٹی پ پرکھا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام لاحمدیہ کی خدمت میں پیش کی ۔محترم موصوف نے درج ذیل تفصیل کے مطابق نتائج کی منظوری دی:

اول:	قادیان
دوم	حیدرآباد
سوم	بھدروہ
چہارم	آسنور
پنجم	کرڈاپلی
ششم	کیرنگ
ہفتم	یادگیر
ہشتم	کالیکٹ
نہم	ریشی نگر
دہم	کیندراپاڑا

ان مجالس کے علاوہ جن مجالس نے سال بھر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور انعام خصوصی کی حقدار پائیں۔وہ مجالس اس طرح ہیں۔

ماتھوٹم، بنگلور، گدگیری، پالگاٹ، چندہ پور، اذان، سرجنپور، کپتان بنجارہ، ارسارا، بھدرک، ارناکلوم، گدلی، چھونگاں۔

آخر میں خاکسار تمام قائدین وناظمین اطفال سے گزارش کرتا ہے کہ وہ ملکی دفتر کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیں اور دفتر کے ساتھ رابطہ کومزید فعال بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔خصوصاً ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت ارسال کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرماتے ہوئے ان میں خیرو برکت ڈالے اور جو کوتاہیاں ہم سے سرزد ہوئیں ہیں ان کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے آئندہ مستعدی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔نیز سیدنا حضرت امیر المومنین کی توقعات اور ارشادات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

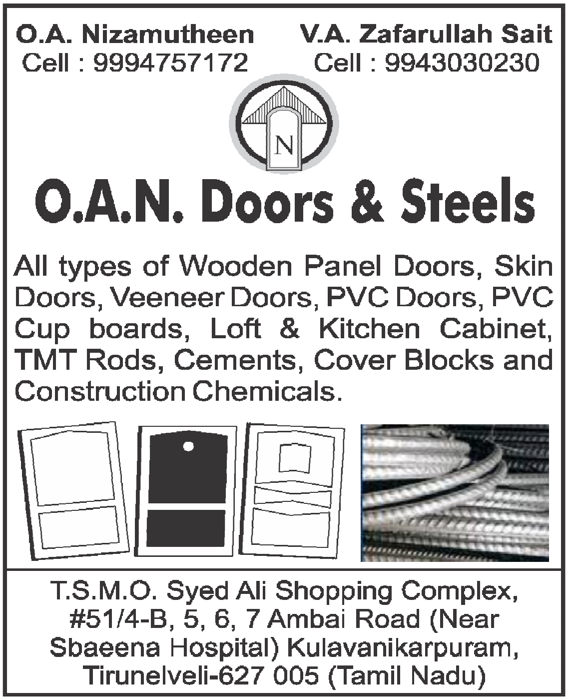

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کو اب مختصر ایام رہ گئے ہیں اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیوں کہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

نیز فرمایا کہ:

’’پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔‘‘

چندہ جات باقاعدہ ادا کرنے والوں سے بھی بسا اوقات جلسہ سالانہ کی رقم رہ جاتی ہے۔ لہذا جملہ افراد جماعت سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جلد از جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس کی ادائیگی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔ آمین

شرح جلسہ سالانہ: حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والے احباب اپنی سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ادا کرنا ہے۔ **(ناظر بیت المال آمد قادیان)**

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS
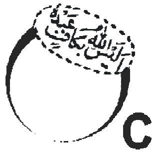
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

27ویں مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ بھارت منعقدہ 26، 27 اور 28 فروری 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 27ویں مجلس مشاورت مورخہ 26، 27 اور 28 فروری 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار کو قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہونگے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر تیار کروا کر بھجوایا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 27ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ قادیان)

قائدین کرام متوجہ ہوں!

قائدین کرام ضلع / مقامی درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں:

1۔ کیا آپ نے اپنی مجالس / مجلس کی تجنید خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ اسی طرح تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں ارسال کیا ہے؟

2۔ کیا آپ ماہانہ کارگزاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ہر ماہ بروقت دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں دفتر ارسال کرتے ہیں؟

تمام قائدین ضلع و مقامی ان امور کی طرف توجہ کریں اور لائحہ عمل کے مطابق اپنی اولین فرصت میں تجنید خدام واطفال اور تشخیص بجٹ خدام و اطفال 31 دسمبر سے پہلے پہلے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں ارسال کریں۔ اسی طرح اس امر کی طرف خصوصی توجہ کریں کی آپ کی طرف سے مجالس / مجلس خدام الاحمدیہ واطفال لاحمدیہ کی رپورٹیں بروقت دفتر میں موصول ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام قائدین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اعلیٰ توقعات کے مطابق بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Love For All
Hatred For None
Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119
SUBAIDA
Traders
Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture
Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

Prop. Asif Mustafa
CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING
Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)
RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2
* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint
Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے ارکان خدمت خلق کے تحت ہسپتال میں کپڑے تقسیم کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ ناصرآباد، کشمیر کے خدام وقارعمل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے بعض ارکان وقارعمل کے بعد مکرم مہتمم صاحب مقامی کے ساتھ

محمودآباد، اُڑیشہ کے خدام واطفال وقارعمل میں مصروف

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ایک حلقہ میں وقارعمل کے بعد کھینچی گئی تصویر

کیشب پور، بنگال میں وقارعمل کے بعد لی گئی تصویر

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **GDP|018|2013-15**

Monthly # MISHKAT **Qadian**

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Rafiq Ahmad Beig

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Tahir Ahmad Beig Ph : 09915223313

Volume : 34 November 2015CE Nabuwwat 1394HS Issue : 11